قفسِ دل
از عروہ کرامت

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قفسِ دل

از عروہ کرامت

Episode 6

گاڑی لاہور کی حدود سے باہر جا رہی تھی۔ان دونوں نے مسکراتی نظروں کے ساتھ لاہور کو الوداع کہا تھا۔صاف، کشادہ اور کبھی نہ ختم ہونے والی سڑکوں پر ان کی گاڑی رواں دواں تھیں۔اس نے کھڑکی سے باہر پھیلی ہوئی ہریالی کو دیکھا جو اس کے دل موہ گئی تھیں۔سورج آسمان پہ بادلوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔اسے دور چھوٹے پہاڑ نظر آئے۔یہ سفر ان کے لیے یادگار ہونے والا تھا جسے وہ ہمیشہ یاد

www.novelsclubb.com

رکھنے والی تھی۔اس کی نگاہیں دور درختوں سے ہٹ بھی نہ سکیں۔اسے لگا گویا اگر وہ نگاہیں ہٹا گئی تو ایک بہترین منظر چھوڑ دے گی۔تیز ہوا کو چیرتے ہوئے گاڑی منزل کی جانب بڑھ رہی تھی۔وہ ایک ایک چیز کو اپنے دماغ میں بسا رہی تھی۔کوئی بھی خوبصورت نظارہ وہ نگاہوں سے چھوڑنا ہی نہیں چاہتی تھی۔سڑکیں بے حد کشادہ تھیں۔ارد گرد دونوں جانب درختوں اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کا بسیرا تھا۔ ہر بیس منٹ بعد انہیں ایک ہوٹل نظر آتا تھا۔زنجبیل سوچکی تھی جبکہ علوینہ راستے کی ہر چیز کو اپنی آنکھوں کے ذریعے اندر سمو رہی تھی۔

کاش وہ اس خوبصورتی میں کھو سکتی۔۔

کاش وہ یہیں ٹھہر سکتی۔۔

www.novelsclubb.com

پورے سفر میں وہ دونوں تقریباً خاموش رہی تھیں۔گھر کو چھوڑ کر جانا اس قدر آسان بھی نہیں ہوتا۔۔اسلام آباد میں داخل ہوتے ہی وہ اس کی خوبصورتی میں گم ہو گئیں تھیں۔

صاف کشادہ سڑکیں، بغیر دھوئیں کے چلتی گاڑیاں پاکستان کی نئی تصویر ہی پیش کر رہی تھیں۔لاہور کے بر عکس اسلام آباد کا موسم خوشگوار تھا۔یونورسٹی سے فارغ ہوتے ہوئے شام ہو گئی تھی۔

بچو! کہاں چلیں اب؟" تیمور بیگ نے ان دونوں سے پوچھا۔جو بالکل خاموش ہو کر بیٹھی ہوئی تھیں۔

بابا! چائے پینے چلتے ہیں، بہت زیادہ تھکن ہو گئی ہے۔"زنجبیل اور اس کا چائے کا نشہ۔

میرا خیال ہے شام ہونے والی ہے تو ہمیں رومانہ صاحبہ کی طرف چلنا چاہیے" ۔وہیں جا کر پینا چائے۔ابھی جوس وغیرہ پی لو۔" تیمور بیگ نے کہتے ہوئے گاڑی ایک کیفے کے سامنے روکی۔اور گاڑی سے اترے۔

آہ! یار وینا میری تو کمر ٹوٹ گئی ہے۔"زنجبیل نے روتے ہوئے علوینہ کے کندھے پہ سر پھینکا۔

www.novelsclubb.com

اے! سیدھی ہو کہ بیٹھو۔اپنا سارا وزن مجھ پہ ڈال دیا۔" وہ شیشے سے باہر کچھ" گھورنے میں مصروف تھی۔

بدتمیزززززانسان۔" زنجبیل کہتی ہوئی پیچھے ہو گئی۔ تیمور بیگ تھوڑی دیر" بعد جوس کے دو گلاس تھامے گاڑی تک لائے اور ان دونوں کو پکڑائے۔ جسے وہ دونوں آرام سے پی گئی تھیں۔یونیورسٹی سے پندرہ منٹ کی ڈرائیو پہ رومانہ کیانی کا گھر تھا۔ تیمور بیگ نے ان کے گھر کے سامنے گاڑی کھڑی کی۔

سفید رنگ کا دومنزلہ خوبصورت مکان پوری شان کے ساتھ کھڑا تھا۔ہارن کی آواز پہ ملازم نے سیاہ رنگ کا گیٹ کھولا۔گاڑی گھر کے اندر داخل ہو گئی۔گھر کے ایک طرف سبزہ بیچھا ہوا تھا۔بہار کی آمد تھی، پھولوں کی خوشبو سے معطر ہوا ان کے نتھنوں سے ٹکرائی۔ وہ اپنے بیگ لیتے ہوئے گاڑی سے اتری تھیں۔

ملازمہ ان کو ڈرائنگ روم میں بٹھاتی ہوئی رومانہ بیگم کو بلانے چلی گئی۔ڈرائینگ روم کی دیواریں نفاست سے کیے گئے آف وائٹ پینٹ میں ڈھکی ہوئیں تھیں

براؤن لیدر کے صوفے اور لٹکتا ہوا زرد فانوس ماحول کو کلاسیکل بنا رہا تھا۔ زیرک نگاہوں سے ارد گرد کا جائزہ لیا جا رہا تھا۔ جب ایک معمر سی خاتون ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں۔ سفید رنگت اور ہشاش بشاش سا چہرہ، آنکھوں پہ نظر کا چشمہ لگائے۔

اسلام و علیکم !" انہوں نے سلام کیا۔ وہاں بیٹھے تینوں نفوس احتراماً کھڑے ہوئے تھے۔

علوینہ عقیدت سے ان کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

کافی عرصے بعد چکر لگایا آپ نے تیمور بیٹا۔" رومانہ بیگم انتہائی نرم لہجے میں سوال کر رہی تھیں۔

بس ! زندگی بہت مصروف سی ہو گئی ہے۔" تیمور بیگ نے ہنستے ہوئے کہا۔ جس پہ انہوں نے نرم سی مسکراہٹ اچھالی۔ ملازمہ میز کو لوازمات کے ساتھ سجا چکی تھی۔

بیٹا شرماؤ نہیں اپنا گھر ہی سمجھو اسے۔" رومانہ بیگم نے ان دونوں سے کہا جو کہ " بالکل خاموش ہو کر بیٹھی تھیں۔ زنجبیل نے سب سے پہلے چائے کا کپ اٹھایا تھا ۔جس پہ علوینہ نے مشکل سے ہنسی کنٹرول کی تھی۔

آپ دونوں نے اپنا تعارف نہیں کروایا۔" رومانہ بیگم تیمور بیگ سے باتیں کرنے " کے بعد ان دونوں کی جانب متوجہ ہوں۔

میں زنجبیل بیگ ہوں۔ تیمور بیگ کی اکلوتی بیٹی۔" زنجبیل نے مسکراتے ہوئے" بتایا جس پہ رومانہ بیگم کھل کر مسکرائی تھیں۔

میں علوینہ مجتبیٰ ہوں۔ زنجبیل بیگ کی اکلوتی دوست۔"علوینہ نے اکلوتی پہ زور" دیا۔

www.novelsclubb.com

ماشاءاللہ بہت پیارے نام ہیں آپ دونوں کے۔" رومانہ بیگم نے مسکراتے ہوئے" کہا۔ شاید مسکراتے رہنا ان کی عادت تھی۔

کافی دیر گپ شپ کے بعد تیمور بیگ نے ان سے اجازت لی۔اور ان دونوں کو پیار دیتے ہوئے وہاں سے نکل گئے۔

"مجھے امید ہے آپ دونوں ادھر اچھے سے رہو گی اور کسی بھی قسم کا مسئلہ ہو مجھے کال کر لینا۔" زنجبیل ان کے گلے لگی۔

"بیٹا! آپ دونوں تھک گئی ہوں گی۔آج آپ لوگ گیسٹ روم میں ریسٹ کریں۔ملازمہ ابھی اوپر والا پورشن صاف کر رہی ہے۔" رومانہ بیگ نے ان دونوں کو بتایا۔

"جی ٹھیک ہے۔" ان دونوں نے مدھم آواز میں کہا۔

"کل صبح ملازمہ آپ دونوں کو گھر دکھادے گی۔پھر آپ خود اپنی چیزیں سیٹ کر لینا۔" رومانہ نے شفقت سے کہا۔وہ دونوں اپنے بیگ گھسیٹتی ہوئیں ملازمہ کے ساتھ گیسٹ روم کی جانب گئیں۔

آنٹی! آپ جاسکتی ہیں اور ہم رات کا کھانا نہیں کھائیں گے۔ ہمیں سونا ہے۔""

علوینہ نے پیار سے ان کو مخاطب کیا اور دروازہ بند کر دیا۔ رقیہ (ملازمہ) کو وہ دونوں خاصی پسند آئیں تھیں۔

اُف یار! میں تو تھک گئی ہوں۔" آرام دہ کپڑے پہن کے وہ دونوں سکون سے بستر پہ لیٹ چکی تھیں۔

میری خود بس ہو گئی ہے۔ گھر تو اچھا ہے اور لوگ بھی۔" علوینہ نے تبصرہ کیا جس پہ زنجبیل نے پانی بھری۔

چلو اب سو جائیں، صبح اپنی ساری سیٹنگ بھی کرنی ہے۔ اور کالونی کی خاک بھی تو چھاننی ہے نہ۔" زنجبیل آنکھ ونک کرتے ہوئے کروٹ لے گئی۔ علوینہ بھی مسکراتی ہوئی لائٹ آف کر کے لیٹ گئی۔ تھکاوٹ کے باعث وہ دونوں جلد ہی میں کی وادی میں اتر گئیں۔

www.novelsclubb.com

منظر ہے ایک اندھیرے میں ڈوبے کمرے کا۔روشنی کے نام پہ صرف ایک چھوٹا سا بلب آن تھا۔ہر طرف وحشت ہی وحشت پھیلی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک قہقہ بلند ہوا تھا۔

اسے کیا لگتا ہے !اتنی آسانی سے بچ کر چلا جائے گا۔"شاید وہ کسی سے فون پہ بات کر رہا تھا۔دوسری جانب سے کسی بات پہ اسے شدید غصہ آیا تھا۔جس پہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔

وہ جانتا نہیں ہے۔کس سے پنگا لیا ہے۔اس کی سلطنت نہ پلٹ دی تو پھر کہے "۔یوں چٹکیوں میں اسے اس کی اوقات یاد دلا سکتا ہوں۔"اس نے چٹکیاں بجاتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

مینڈک جتنا مرضی پھڑک لے رہتا مینڈک ہی ہے۔اور ایسے مینڈکوں کو کچلنا" میرے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔" کہتے ہوئے کال کاٹ دی گئی۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا دوبارہ سے آنکھیں موند گیا۔ ہلکی ہلکی روشنی میں اس کا کلین شیو چہرہ سنجیدہ دکھ رہا تھا۔

دروازہ بجایا نہیں پیٹا جارہا تھا۔سونے والوں کی نیند میں خلل پڑا تھا۔

وینہ دیکھو یار۔۔ کدھر آگ لگ گئی ہے جو ایسے دروازہ پیٹا جارہا ہے۔"زنجبیل" نے علوینہ کو ہلایا اور منہ پہ تکیہ رکھتے دوسری جانب کو ہو گئی۔

مجھے کیا پتہ ؟اتنا شوق ہو رہا ہے تو خود دیکھ کو جا کر۔"وہ بھی کہتی ہوئی دوبارہ سے" سو گئی۔

دروازہ ایک بار پھر سے بجنا شروع ہو گیا تھا۔زنجبیل غصے سے تکیہ پرے پھینکتے ہوئے اٹھی اور دروازہ کھولا۔رقیہ بیگم کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔

بیٹا!رومانہ بی بی۔ناشتے کی میز پہ انتظار کر رہی ہیں آپ دونوں کا۔"رقیہ نے اس" کو بتایا۔

اتنی صبح کون ناشتہ کرتا ہے۔"زنجبیل نے جمائی روکتے ہوئے پوچھا۔"

صبح کب ہے!گیارہ بج رہے ہیں۔"زنجبیل نے سر کمرے میں گھسایا اور گھڑی پہ" نظر دوڑائی۔

ہم آرہے ہیں بس۔"زنجبیل نے کہتے ہوئے دروازہ بند کر دیا اور بڑھ کے علوینہ" کے اوپر سے لحاف کھینچا جس پہ وہ منہ بناتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

اب کیا ہوا ہے؟"علوینہ نے بالوں کو سمیٹا اور جمائی روکی۔"

رومانہ آنٹی! نیچے بلا رہی ہیں۔"زنجبیل منہ دھونے کے لیے واشروم میں گھس گئی۔اقریباً پانچ منٹ بعد وہ دونوں رات والے پاجامہ شرٹ میں ہی ملبوس اونگھتی ہوئیں ڈائنگ ہال میں پہنچی۔

صبح بخیر بچو!"رومانہ بیگم نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھا۔"

صبح بخیر۔"وہ دونوں کرسی گھیسٹی ہوئیں بیٹھ گئیں۔"

سوری آنٹی! دراصل تھکاوٹ کی وجہ سے ہم دیر تک سوتے رہے اور آپ کو انتظار کروایا۔"علوینہ نے مسکراتے ہوئے معزرت کی۔

کیوں بات نہیں بیٹا! اور آپ لوگ مجھے دادو بلایا کریں۔"رومانہ بیگم نے جوس کا گھونٹ بھرا۔علوینہ نے جیم لگا کر ایک ٹوسٹ اپنی پلیٹ میں رکھا اور ایک زنجبیل کی پلیٹ میں رکھا۔

دادو آپ کیا لیں گی؟"علوینہ نے محبت سے انہیں مخاطب کیا۔"

مجھے بس ایک ٹوسٹ پہ مکھن لگادو۔" رومانی بیگم کی پلیٹ میں علوینہ نے ٹوسٹ" رکھ دیا۔ زنجبیل تب تک چائے بنا چکی تھی۔اس نے کپ رومانہ بیگم کے سامنے رکھا۔ان کو سرو کرنے کے بعد اب وہ دونوں ناشتہ کرنے میں مصروف تھیں۔رومانہ بیگم مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔ناشتہ کرنے کے بعد ان دونوں نے رقیہ بیگم کے ساتھ برتن اٹھوائے۔اماں کی دیے ہوئے لیکچرز کا اتنا اثر تو ہو چکا تھا۔

ناشتے کے بعد رقیہ بیگم ان کو اوپر لے کر گئیں۔اوپر والا پورشن نیچے کی نسبت چھوٹا تھا۔سیڑھیاں چڑھتے ہی ٹی وی لاونج تھا۔نیلے اور سفید رنگ کے امتزاج سے بنا لاونج خوبصورت لگ رہا تھا۔ایک کونے میں بک شیلف بھی پڑی تھی۔ٹی وی لاونج کے دوسری طرف ایک اوپن کچن تھا۔

یہ والا کمرہ ہے آپ دونوں کا۔" رقیہ بیگم نے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا" ۔اس کمرے کے ساتھ ایک اور وسیع سا کمرہ تھا۔جس کا دروازہ بند تھا۔

www.novelsclubb.com

اور دو اور کمرے تھے۔غالبا ایک سٹور روم تھا۔

یہ باقی دو کمرے کس کے ہیں؟"علوینہ نے تجسس سے اس بند کمرے کو دیکھتے" ہوئے پوچھا۔

بیٹا جی! یہ کمرہ زیادہ تر بند ہی رہتا ہے۔ایک ان کے پوتے کا ہے۔آپ اس کمرے" کے علاوہ باقی سب کمرے یوز کر سکتی ہیں۔"رقیہ بیگم ان کو وہیں چھوڑتا ہوا نیچے چلی گئیں۔ان دونوں نے سب سے پہلے اپنا کمرہ کھول کر چیک کیا۔آف وائٹ اور آسمانی رنگ کے امتزاج سے بنا وسیع سا کمرہ تھا۔

سامنے بڑے بڑے آسمانی رنگ کے پردے لٹکے تھے۔ڈبل بیڈ اور سنگھار میز رکھا گیا تھا۔اور یک چھوٹا سا ٹیبل اور دو کرسیاں رکھی ہوئیں تھی۔ایک طرف دیوار میں دروازہ تھا، جس کو کھول کر دیکھا جائے تو اندر ایک جانب واش روم کا دروازہ تھا اور دوسری دیوار پہ الماری بنی ہوئی تھی۔علوینہ نے بالکونی کا دروازہ کھولا۔سورج کی

روشنی کمرے میں رینگنے لگی۔انہوں نے دو گھنٹے لگا کر اپنی وارڈروب سیٹ کی۔اور شاور لے کر فریش ہوئیں۔کپڑے تبدیل کیے۔

وہ دونوں صوفے میں دھنس کر بیٹھی ہوئی تھیں اور ساتھ ساتھ کافی پی رہی تھیں۔

گھر پہ بات ہوئی تمہاری؟"زنجبیل نے علوینہ سے پوچھا۔"

ہمم!ہو گئی تھی۔"اس نے فون کو بند کرتے ہوئے ایک جانب رکھا۔"

میں سوچ رہی تھی کہ گروسری بھی کر لیتے ہیں۔"زنجبیل نے علوینہ سے مشورہ" کرنے کے انداز میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

آجاؤ پہلے کچن میں چیزیں چیک کرتے ہیں۔پھر لسٹ بناتے ہیں اور مارکیٹ سے" کے آتے ہیں۔"علوینہ نے کافی پیتے ہوئے کہا۔زنجبیل نے سر ہلا کر ہامی بھری۔کافی کے خالی مگ میز پہ دھرے تھے۔اور وہ دونوں کچن کے کبرڈز کھول کر چیزیں دیکھ رہی تھیں۔جہاں پہ ضرورت کی تمام چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔

یہاں پہ تو تقریباً سب کچھ ہی ہے لگتا ہے۔ ہمارے لیے انہوں نے خود ہی گروسری کرلی ہے۔" زنجبیل نے فریج کا دروازہ بند کرتے ہوئے بولا۔

ہاں! صرف کچھ چیزیں نہیں ہیں۔ ہماری فیورٹ کافی، چاکلیٹس اور سنیکس وغیرہ۔" علوینہ نے ہر طرف نظریں دوڑائیں۔

ایک منٹ رکو میں بیگ لے آؤں۔" زنجبیل اس کو وہیں چھوڑتی کمرے کی جانب بڑھی۔ بیگ کندھے پہ ڈالے، ڈوپٹہ سر پہ سلیقے سے اوڑھا ہوا تھا۔ وہ سیڑھیاں اترتی نیچے آرہی تھیں۔ رومانہ بیگم لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھی کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھیں۔

دادو ہمیں مارکیٹ تک جانا تھا۔ ہم چلے جائیں۔" زنجبیل نے ان سے اجازت مانگی۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا بیٹا؟ کسی چیز کی ضرورت ہے آپ لوگوں کو۔ میں نے اکرم (ملازم) سے " کہہ کر سارا سامان منگوایا تھا شاید کچھ سامان لایا نہیں۔ "کتاب کو بند کر کے ایک جانب رکھا۔

نہیں سامان سارا ہے وہ بس ہمیں ایک دو اپنی چیز لینی تھی اس لیے کہہ رہے ہیں " ۔ ویسے آپ کو گروسری کا تکلف کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ "علوینہ نے ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔ تو وہ مسکرائیں۔

اچھا چلو ٹھیک ہے۔ چلے جاؤ لیکن اکرم کو ساتھ لے جانا۔ آپ لوگوں کو کالونی کا" نہیں پتہ۔ "رومانہ بیگم نے دوبارہ سے کتاب کا مطالعہ شروع کر دیا اور وہ دونوں کھسر پھسر کرتی ہوئی گھر سے ماہر نکلیں۔ گیٹ کے پاس کرسی بچھائے اکرم بابا سکون سے سوئے ہوئے تھے۔

اکرم بابا!!! "زنجبیل ان کے قریب جا کر تقریباً چیخی تھی۔ "

www.novelsclubb.com

آہ! کیا ہوا؟ کیا ہوا؟" اکرم بابا ہڑ بڑا کر اٹھے تھے۔اور وہ دونوں ان کو دیکھ کر ہنس" رہی تھیں۔

اکرم بابا ہمیں مارکیٹ جانا ہے۔یہ بتادیں کہ مارکیٹ کس طرف ہے۔"علوینہ" نے ہنستے ہوئے ان سے پوچھا۔

بی بی ہم آپ کو لے جاتا ہے۔"اکرم بابا پٹھان تھے۔"

نہیں ہم خود چلا جاتا ہے، آپ بتادو ہم کو۔"زنجبیل نے ان کی طرح بولتے" ہوئے سوال کیا۔جس پہ علوینہ نے اسے سخت گھوری سے نوازا۔

بی بی جی! یہ جو ہماری سٹریٹ ہے نہ۔اس کے آخر پہ ہے۔سپر سٹور۔"اکرم بابا" نے ان کو بتایا اور وہ گیٹ کو عبور کرنے باہر روڈ پہ نکل آئیں۔اس کالونی میں زیادہ تر امیر گھرانے کے لوگ ہی رہتے تھے۔روڈ بڑے اور کشادہ تھے۔ہر طرف خاموشی چھائی تھی۔سب لوگ اپنے کاموں میں مصروف تھے۔

اچھا ویسے اکرم بابا کی اردو کتنے مزے کی ہے نہ۔"زنجبیل نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

شرم کرلو زنجبیل! آتے ہی تم نے اپنا رنگ دکھانا شروع کردیا ہے۔"علوینہ کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

شرم اور میرا دور دور تک کوئی رشتہ نہیں ہے۔"زنجبیل نے ہوا میں ہاتھ جھلاتے ہوئے اسے اطلاع دی۔

ہاں وہ تو پتہ ہے مجھے۔"علوینہ کہتی ہوئی سپر سٹور میں داخل ہوگئی۔سامان لینے کے بعد وہ دونوں واپس آرہی تھیں۔

ابے یار! اتنا زیادہ سامان لے لیا ہے ہم نے۔"علوینہ نے کچھ سبزیاں وغیرہ بھی لے لیں تھیں۔تھیلے کافی وزنی تھے۔اور زنجبیل چیختی چلاتی اس کے ساتھ چل رہی تھی۔

چپ کر جاو۔اتنا وزنی نہیں ہے۔ڈرامے کروالو تم سے جتنے مرضی۔"علوینہ اس " کوڈانٹتی ہوئی چل رہی تھی۔گھر کے گیٹ سامنے پہنچنے والی تھیں جب ان کی نظر پڑوس کے گیٹ پہ پڑی جہاں پہ ایک لڑکی بچے کو گود میں اٹھائے کھڑی تھی۔

ہائے!"علوینہ نے بچے کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا جس پہ وہ کھل کر مسکرایا تھا۔علوینہ " کے قدم خود بخود اس کی جانب اٹھے تھے۔زنجبیل بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دی ۔

یہ آپ کا بے بی ہے؟"علوینہ نے اس لڑکی سے پوچھا۔ "

جی۔"مختصر سا جواب دیا گیا۔علوینہ نے پیار سے بچے کے گال کھینچے۔ "

ماشاءاللہ کتنا پیارا ہے نہ؟"علوینہ نے زنجبیل کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ "

ہاں گولو مولو سا۔"زنجبیل نے بھی اسے پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے " بولا۔

نام کیا ہے اس کا؟ اور آپ کا۔" علوینہ نے اس شفاف رنگت والی لڑکی سے پوچھا"

۔

عبیر نام ہے اس کا۔ اور میں الماس ہوں۔" الماس نے شرماتے ہوئے جواب دیا۔"

بہت پیارا نام ہے آپ دونوں کا۔ ہم رومانہ کیانی کے گھر پہ رہتے ہیں۔ ان کے "

رشتہ دار ہیں۔" علوینہ نے ان کو بتایا جو کنفیوز ہو کر ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔

اوہ اچھا! میں نے پ دونوں کو پہلی دفعہ ہی دیکھا ہے۔" زارا نے مسکراتے ہوئے "

کہا۔

جی ہم کل ہی آئے ہیں۔ آپ آئے گا ہمارے گھر۔" زنجبیل نے ان کو دعوت "

دی اور وہ دونوں عبیر سے پیار کرتی ہوئیں گھر آگئیں۔ رومانہ بیگم کمرے میں جا چکی

تھیں۔ انہوں نے سامان کچن میں رکھا اور چائے بنانے کے بعد وہ دونوں بالکونی

میں آکر بیٹھ گئیں۔ سورج ڈوبنے کی تیاری کر رہا تھا۔ وہ دونوں کافی دیر تک باتیں

کرتی رہی تھیں۔ شام کا کھانا انہوں نے رومانی بیگم کے ساتھ کھایا۔ سوموار سے ان کی کلاسز شروع ہونی تھیں۔ اور ابھی ان کے پاس تین دن پڑے تھے۔

لاہور کے موسم نے ایک بار پھر سے انگڑائی لی تھی۔ بیگ گھر میں اب پہلے کی طرح شور و غل نہیں ہوتا تھا۔ اریب بھی چپ چاپ اپنا کام کرتا رہتا تھا۔ تیمور صاحب آفس میں مصروف رہتے تھے اور سمینہ بیگم گھروں کے کاموں میں۔ اس وقت بیگ ہاؤس کے باسی لان میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ سورج ڈوبنے کی تیاری کر چکا تھا۔

زنجبیل سے بات ہوئی آپ کی؟" سمینہ بیگ نے تیمور بیگ کو کپ تھمایا۔"

ہاں فون آیا تھا۔ کہہ رہی تھی سب کچھ بہت اچھا ہے۔" انہوں کپ تھامتے ہوئے بتایا۔

"اصل میں علوینہ جو اس کے ساتھ ہے، اور جب وہ دونوں ساتھ ہوں تو پھر ان کو کہاں کسی کی یاد آتی ہے۔" سمینہ بیگ آخری بات پہ ہنسی۔ جس پہ بیگ صاحب بھی ہنسے۔

"اریب میاں! تمہاری بات نہیں ہوئی زنجبیل سے۔ آج کل کہاں کھوئے رہتے ہو۔" تیمور صاحب نے اس کو مخاطب کیا۔ جو گم سم سا فون کو دیکھے جا رہا تھا۔

"جی بابا! کچھ نہیں۔ بس وہ یونیورسٹی کی مصروفیات بہت زیادہ ہیں۔" اریب نے فون بند کر کے جیب میں ڈال دیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھی بات ہے۔ مصروف رہنا چاہیے انسان کو۔" تیمور بیگ نے مصروف پہ کافی زور دیا تھا۔ جس پہ اریب مسکرایا تھا۔

"میں سوچ رہا ہوں۔ تمہاری پڑھائی مکمل ہونے والی ہے تو کیوں نہ تمہیں اسلام آباد والی برانچ دے دی جائے۔" اریب کو لگا وہ اس کی شادی کی بات کریں گے مگر یہاں تو معاملہ ہی الٹ تھا۔

نہیں بابا! میں اتنی دور نہیں جاؤں گا۔ میں لاہور میں ہی ٹھیک ہوں۔" اریب کہتا ہوا کرسی پہ پیچھے ہو کہ بیٹھ گیا۔

"کون کہاں جا رہا ہے؟" اسی وقت زریاب لان میں داخل ہو تھا۔ بلیک ڈریس پینٹ اور شرٹ پہنے، بال سلیقے سے سلجھائے ہوئے۔ وہ مسکراتا ہوا ان سب کی جانب بڑھا۔ اور بغیر تکلف کے کرسی گھسیٹتا بیٹھ گیا۔

برخوردار! آج کہاں سے یاد آ گئی۔" تیمور صاحب نے اس کے شانے کو تھپکتے" ہوئے سوال کیا۔

بس چچا جان کو تو ہماری یاد آنے سے رہی تو ہم خود ہی چلے آئے۔" اس نے ڈرامہ" کرتے ہوئے کہا تو تیمور صاحب مسکرائے۔

www.novelsclubb.com

بہت تیز ہو گئے ہو۔میں سوچ رہا ہوں تمہاری بھی پڑھائی پوری ہونے والی ہے"

۔۔" تیمور بیگ کی بات سننے سے پہلے ہی بول پڑا۔

میری شادی کروانے کا سوچ رہے ہیں۔"زریاب نے دانت نکالتے ہوئے بولا تو"

تیمور بیگ کا قہقہ بلند ہوا۔

بلی کے خواب میں چھیچھڑے۔"اریب نے اس کی جانب دیکھ کہ طنز کیا۔"

بلی نہیں بلا۔"اریب نے توضیح کی جس پہ سب ہنسے تھے۔"

نہیں۔تمہیں لاہور کی دوسری برانچ دے دی جائے اور اریب کو اسلام آباد والی"

."تیمور صاحب نے بات مکمل کی۔

میں اسلام آباد والی اچھے سے دیکھ سکتا ہوں۔چچا جان۔"اریب کی آنکھیں اسلام"

آباد کے نام پہ چمکی تھیں۔اور کیوں چمکی تھیں یہ بھال پوچھنے والی بات ہے۔

چلو پھر میں بھائی جان سے بات کرتا ہوں۔"تیور صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے" کہا۔اریب نے خوشی سے زریاب کی جانب دیکھا کہ چلواب مجھے لاہور سے جانا نہیں پڑے گا۔اور زریاب اسلام آباد جانے کے لیے ایکسائیٹڈ ہو رہا تھا۔

اسلام آباد کا موسم انتہائی خوشگوار تھا۔آج ان دونوں کا یونیورسٹی کا پہلا دن تھا۔اور وہ دونوں پہلے دن ہی لیٹ ہو گئی تھیں۔ مشکل سی وہ دونوں کلاس ڈھونڈتی ہوئی پہنچی تھیں۔ان کی واپسی دوپہر کو ہوئی تھی۔رومانہ بیگم کو سلام کرتی ہوئی اوپر آ گئیں۔کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ دونوں کچن میں گھسی کھانا بنا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

زنجبیل یار سالن بن گیا ہے، آ کر روٹی بنالو۔۔"علوینہ نے سالن کو بھونتے ہوئے زنجبیل کو آواز دی۔علوینہ سب کچھ پکا لیتی تھی مگر مجال ہے جو اس سے روٹی گول پک جاتی۔

اور دوسری جانب زنجبیل روٹی بنا لیتی تھی۔اور دونوں اسی طرح کام چلا رہی تھیں۔

آ گئی ہوں۔۔"زنجبیل بالوں کو کیچر میں مقید کیے کچن میں داخل ہوئی۔نیلا کھلا" فلیپر جس پہ سفید شرٹ زیب تن کی ہوئی تھی۔

میں ٹیبل پہ کھانا لگا دوں۔"علوینہ نے ٹیبل سیٹ کیا۔اور اب وہ دونوں بیٹھی" کھانا کھانے میں مصروف تھیں۔ساتھ ساتھ یونیورسٹی کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے ہنس رہی تھیں۔سب سچ ہی تو کہتے تھے، جب وہ دونوں ساتھ ہوں تو ان دونوں کو کسی اور کی ضرورت نہیں ہوتی۔

www.novelsclubb.com

آج برتن تم دھو گی۔"علوینہ آخری نوالہ منہ میں ڈالتی ہوئی ٹیبل سے اٹھ گئی"

۔زنجبیل نے منہ بنا کر اس کی طرف دیکھا۔

میں نہیں دھو رہی۔اتنے ماما نے برتن نہیں دھلوائے میرے سے،جتنے تم نے"

دھلوا لیے ہیں۔"رونی صورت بناتے ہوئے اس نے دھائی دی۔

بچے ابھی کام نہیں کرو گی تو اگلے گھر میں جا کر کیا کرو گی۔"علوینہ اس کی"

دھائیوں کا اثر لیے بغیر وہاں سے نکل گئی۔

عجیب مصیبت ہے۔ویسے فیض نے بھی ٹھیک ہی کہا تھا۔"

دنیا میں اور بھی غم ہیں محبت کے سوا

www.novelsclubb.com

سرد آہ! بھرتے ہوئے اس نے برتن دھونے شروع کر دیے۔برتن دھونے کے

بعد وہ کمرے میں آئی تو علوینہ خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔

ہڈ حرام !"زنجبیل اسے لقب سے نوازتی ہوئی اس کے ساتھ چھوڑی ہوئی جگہ "
پہ لیٹ گئی۔اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں دنیاومافیا سے بیگانہ سوئی پڑی
تھیں۔مغرب کے وقت ان دونوں کی آنکھ کھلی تھی۔نماز پڑھنے کے بعد وہ دونوں
یونیورسٹی کا ملا کام ختم کرنے میں لگی ہوئی تھیں۔

لاہور کا موسم گرم ہو رہا تھا۔سورج پوری آب وتاب سے آسمان پہ چمک
رہا تھا۔ہلکی ہلکی ہوا سورج کی تپش کس برداشت کرنے میں مدد دے رہی تھی
۔ایسے میں وہ یونیورسٹی کے گیٹ پہ کھڑی کسی کا انتظار کر رہی تھی۔جب اس کے

بالکل سامنے ایک گاڑی آکر رکی۔اس نے دیکھ کر نظر انداز کیا۔گاڑی کا ہارن بجا اور شیشہ نیچے ہوا۔

آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں؟"اس نے شیشے سے جھانکتے ہوئے دریافت کیا۔"

مجھے شوق ہے اس لیے۔"وہ دھوپ میں مسلسل آدھے گھنٹے سے کھڑی تھی" ۔اس کے سوال سے چڑی تھی۔

ہاہاہاہاہا!کافی عجیب شوق ہیں آپ کے۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔جس پہ لڑکی" نے آنکھیں گھمائیں۔

جی بالکل!"اس نے مختصر ساجواب دیا۔"

لگتا ہے گھر سے کوئی لینے نہیں آیا۔ایک کام کریں آپ میرے ساتھ چلیں۔"'" اس نے سن گلاسز اترتے ہوئے کہا۔

بہت شکریہ میں خود جاسکتی ہوں۔"اس نے کہہ کر نظریں موڑ لیں۔وہ دروازہ" کھول کر باہر آیا۔

ضد نہیں کریں۔اس طرح روڈ پہ کھڑے رہنا اچھا نہیں لگتا۔یا تو گھر پہ فون کر لیں کسی کو نہیں تو میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔"اس نے التجائیہ انداز میں بولا ۔

میرا فون ارید کے پاس رہ گیا ہے اور اس کا میرے پاس ہے۔اس کی چارجنگ بھی نہیں ہے۔"سارہ نے اپنا مسئلہ بتایا۔

اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔یہ لیں میرا فون اس سے کال کر لیں۔"" اس نے مسکراتے ہوئے اپنا سمارٹ فون نکال کر اس کے آگے کیا۔جسے اس نے فورا تھام لیا اور اپنے فون پہ کال کی۔

تم ابھی تک لینے نہیں ہے مجھے۔میں کب سے روڈ پہ کھڑی ہوں۔آہ ایک تو تم اور تمہاری بائیک۔"اس نے غصے سے فون کاٹ دیا۔

کیا ہوا؟"ارییب نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔"

www.novelsclubb.com

اس کی بائیک خراب ہو گئی ہے۔ کہہ رہا آدھا گھنٹہ لگ جائے گا۔"اس نے اریب " کا فون اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بتایا۔

تو میرے ساتھ چلیں۔۔۔"اریب نے گاڑی کا دروازہ کھولا، سارہ کو ناچاہتے " ہوئے بھی بیٹھنا پڑا۔مزید کھڑے رہنے کی اس میں سکت نہیں تھی۔

ویسے آپ ہیں بہت ضدی۔"اریب نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے تبصرہ " کرنا اپنا فرض سمجھا۔

آپ کو کوئی مسئلہ ؟"اس نے ونڈو سکرین کے پار دیکھتے ہوئے نارمل انداز میں " کہا۔

نہیں۔"اس نے کہتے ہوئے نظریں سڑک پہ گاڑھ دیں۔گاڑی میں معنی خیز " خاموشی چھائی تھی۔اریب نے ہاتھ بڑھا کہ ٹیپ آن کر دی۔نصرت کی آواز نے گاڑی کی میں پھیلی خاموشی کو توڑا۔

کالی کالی زلفوں کے پھندے نہ ڈالو۔۔۔

سارہ نے حیران ہوتے ہوئے اریب کی جانب دیکھا۔

"ایسے مت دیکھو، مجھے شرم آتی ہے۔" اریب نے شرمانے کی ناکام ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔ سارہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔ وہ جتنا اسے بچنے کی کوشش کر رہی تھی، اس کی باتوں سے اس کی جانب کھینچی جا رہی تھی۔

"تم ہنستی بھی ہو۔" اریب نے حیرت سے گردن موڑ کے اسے دیکھا۔

"سامنے دیکھ کر چلاؤ۔ مرنا نہیں ہے مجھے۔" سارہ نے اس کا دھیان روڈ کی طرف کروایا۔

"ٹھیک ہے بھئی۔" اریب نے سامنے دیکھ کر گاڑی کو بھگانا شروع کر دیا۔ گاڑی کو دروازے کے باہر روکا۔ وہ دروازہ کھول کر باہر نکلی۔

"گھر چلیں، آپ کو چائے پلاتی ہوں؟" سارہ نے اترنے سے پہلے اریب کو آفر کی۔

"نہیں پھر کبھی صحیح۔" اس نے دل پہ پتھر رکھ کے انکار کیا تھا۔ کچھ تو بھرم رکھنا تھا نہ اسے خود کا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اترتی ہوئی اپنے گھر میں داخل ہو گئی۔ اریب نے موڑ کاٹا اور گاڑی گھر کی جانب موڑ دی۔ اس نے سارہ کا نمبر سیو کر کے اسے میسج کیا تھا۔ سارہ نے جواب بھی دے دیا تھا۔ وہ دانت نکالتا ہوا گھر میں داخل ہوا تھا۔

جمعہ کا دن تھا۔ معمول سے ہٹ کر ہوا چل رہی تھی گرمیوں کی آمد تھی۔ اسلام آباد میں بادلوں کا راج تھا جس کی وجہ سے موسم کافی خوشگوار ہو رہا تھا۔ وہ دونوں یونیورسٹی سے واپس گھر کو آ رہی۔ بس سٹاپ سے پیدل گھر کو آتے ہوئے وہ دونوں موسم انجوائے کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

آج موسم بڑا بے ایمان ہے۔۔۔"زنجبیل بیگ کو ہوا میں گھماتے ہوئے اونچی آواز میں گا رہی تھی۔گلی بالکل سنسان تھی۔اس لیے وہ دونوں بندروں کی طرح اچھلتی ہوئی گھر کو آ رہی تھیں۔

چپ کر جاو۔بیچارے پرندے تمہاری حسین آواز سن کے بھاگ کھڑے ہوئے" ہیں۔"علوینہ نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے روکا۔

بس کر دو بہن۔اتنی تعریف مت کرو میری۔"زنجبیل نے منہ بسورتے ہوئے" بولا۔

تمہارے کام ہی اس لائق ہیں کہ تعریف کی جائے۔ہنہ۔"علوینہ نے طنز میں" بجھا تیر چھوڑا۔

www.novelsclubb.com

اچھا۔میں سوچ رہی ہوں۔آج کچھ میٹھا بنائیں گے۔آفٹر آل ویک اینڈ ہے۔""" زنجبیل نے بیگ کو کندھے پہ ڈال لیا۔

ہمم! گھر جا کر دیکھتے ہیں کیا بنایا جائے۔"علوینہ نے کچھ سوچتے ہوئے ہامی بھری" ۔اتنی دیر میں وہ گھر کے سامنے پہنچ چکی تھیں۔ بیل بجانے پر اکرم بابا نے دروازہ کھولا۔وہ ان سے سلام لیتی ہوئیں اندر داخل ہوئیں۔رومانہ کیانی موسم اچھا ہونے کی وجہ سے لان میں بیٹھی تھیں۔ان دونوں نے دور سے ہاتھ ہلایا اور اندر چلی گئیں کیونکہ وہ کسی سے فون پہ بات کرنے میں مصروف تھیں۔

بیگ! پانی تو پلادو ایک گلاس۔" پاؤں جو گر سے آزاد کیے اور اسے آواز دی۔"

یہ لو!"زنجبیل نے پانی کا گلاس اسے تھمایا اور صوفے میں دھنس گئی۔"

میں نہانے جارہی ہوں۔"علوینہ خالی گلاس میز پہ دھرتے ہوئے وہاں سے اٹھنے" لگی جب زنجبیل نے کمرے کی جانب دوڑ لگا دی۔

میں پہلے نہاوں گی۔"علوینہ اس کے پیچھے بھاگی مگر تب تک وہ واش روم کا دروازہ" بند کر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

لال بیگ !"علوینہ پیر پٹختی ہوئی وہاں سے نکلنے لگی جب اس کی نظر سوئچ بورڈ پہ "
پڑی۔اس نے مزے سے واش روم کی لائٹ بند کر دی۔

وینا کی بچی! میں تمہاری قتل کر دوں گی۔لائٹ آن کرو۔"زنجبیل کے چیخنے کی"
آواز آئی۔وہ بغیر اثر لیے وہاں سے نکل کر کچن میں آ گئی۔

کیا بنایا جائے میٹھے میں ؟"اس نے خود سے سوال کیا اور دراز میں سے ڈبوں کو"
الٹ کر دیکھنے لگی۔

بالآخر اس کو کھیر کا ڈبہ ملا۔فریج سے دودھ نکالا اور پین میں انڈیلا۔کھیر بنانے کے
بعد باؤل میں انڈیل کر فریج میں رکھی۔زنجبیل نہانے کے بعد بال کنگھی کر رہی
تھی۔

www.novelsclubb.com

بدتمیز عورت۔تم نے لائٹ کیوں آف کی تھی؟"زنجبیل اس کو دیکھتے ہی چیخی "
تھی۔

میرا دل کر رہا تھا۔"اطمینان سے جواب دیا گیا تھا۔جس پہ سامنے والے کو گ لگ" گئی تھی۔اس نے بیڈ پہ پڑا کشن اس کے منہ پہ دے مارا۔

میرا بھی دل کر رہا تھا۔"اس نے کندھے اچکائے۔"

میں نے کھیر بنا کر فریج میں رکھ دی ہے۔اب کھانے کے لیے تم کچھ بناؤ گی۔""

علوینہ نے الماری میں سے اپنا آسمانی رنگ کا کھلا ٹراوزر نکالا جس پہ لائٹ پنک ٹی شرٹ تھی۔وہ دونوں گھر پہ ایسے آرام دہ کپڑے ہی استعمال کرتی تھیں۔

اتنی جلدی کیسے بنالی؟"زنجبیل نے ہاف بالوں کو کیچر میں مقید کیا۔"

بہن آدھے گھنٹے میں بنائی ہے۔لزیزہ کھیر کا ڈبہ پڑا تھا۔"اس نے الماری کا پٹ بند" کیا۔اور واش روم میں گھس گئی۔زنجبیل کھانا بنانے کچن میں چلی گئی۔دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد وہ نماز پڑھ کر سنایا کرتی تھیں اور عصر کی نماز کے وقت اٹھتی تھیں۔وہ دونوں نماز پڑھ کے اسائنمنٹ بنا رہی تھیں۔کام ختم کرتے کرتے مغرب کی آذان ہو گئی۔

وینہ چلو نیچے چلتے ہیں۔ کیں تھک گئی ہوں کام کرتے کرتے۔"زنجبیل نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ تم چلو میں فریج سے کھیر والا باؤل کے آؤں نیچے چل کر دادو کے" ساتھ کھاتے ہیں۔"علوینہ چیزوں کو سمیٹتی فریج کی جانب بڑھی۔زنجبیل اس کے انتظار میں سیڑھیوں پہ کھڑی تھی۔

زنجبیل آگے تھی علوینہ اس کے پیچھے باؤل تھامے نیچے آئی۔جب ان کی دونوں کے کانوں سے کوئی نسوانی آواز ٹکرائی۔وہ دونوں لاونج میں پہنچی تو رومانہ بیگم کسی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔

اسلام علیکم !"ان دونوں نے ایک ساتھ سلام لی۔"

www.novelsclubb.com

وعلیکم السلام۔"رومانہ بیگم کے ساتھ الماس بیٹھی تھی۔اور عبیر صوفے پہ سکون" سے بیٹھا کارٹون دیکھ رہا تھا۔

ادھر آؤ آپ دونوں۔"رومانہ بیگم نے ان دونوں کو اپنے پاس بلایا۔"

یہ میں نے کھیر بنائی تھی۔"علوینہ نے کہتے ہوئے پیالہ میز پہ رکھا اور قریبی صوفے پہ بیٹھ گئیں۔

یہ ہے الماس۔ہمارے پڑوس میں رہتی ہے مگر مجھے اپنی پوتیوں جیسی عزیز ہے" ۔اور یہ ہے عبیر۔"رومانہ بیگم نے اس کا تعارف کروایا۔

اور یہ ہیں علوینہ مجتبیٰ۔"رومانہ بیگم نے اس کی جانب اشارہ کیا۔جو اس وقت" آسمانی رنگ کے کھلے ٹراؤزر پہ لائٹ پنک ٹی شرٹ پہنے،رف لیے میں بیٹھی تھی۔

اور یہ ہیں زنجبیل بیگ۔"انہوں نے زنجبیل کی طرف اشارہ کیا۔جو گرے" رنگ کے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس بالوں کو کھلا چھوڑے بیٹھی تھی۔

مل کر خوشی ہوئی۔"الماس ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائی۔"

ہمیں بھی۔میں کچن سے باؤلز لے آوں۔"زنجبیل کہتی ہوئی اٹھ گئی۔اور کچن" سے برتن لائی۔علوینی نے سب کو کھیر سرو کی۔

www.novelsclubb.com

عبیر! آپ بھی کھاؤ گے۔"علوینہ نے اسے پکارا جس پہ اس نے فون سے سر" اٹھاتے ہوئے دیکھا۔

یہ فون مجھے دے دو عبیر۔اور جاؤ خالہ کے پاس۔"الماس نے اس کے ہاتھ سے" فون لیا اور اسے صوفے سے نیچے اتارا۔آٹھ ماہ کا گول مٹول سا عبیر رینگتا ہوا ۔علوینہ کی جانب بڑھا۔علوینہ نے اس کو اپنے سامنے بٹھایا۔

منہ کھولو۔"علوینہ نے چھوٹا سا چمچہ اس کے منہ میں ڈالا۔مزے سے کھیر کو اندر" لے گیا اور فورا اسے دوسرے چمچ کے لیے منہ کھولا۔جس پہ آدھے بیٹھے سارے نفوس ہنسے تھے۔اس نے علوینہ کے ہاتھ سے کھیر کھالی۔

مجھے حیرانی ہو رہی ہے۔اس نے اتنی عزت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کیسے کھالیا تم" سے؟"الماس نے حیرانی سے علوینہ کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کے ساتھ اچھی ہوں۔" (babies) وہ اصل میں میں شروع سے بے بیز" علوینہ نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

یہ تو اچھی بات ہے۔میں اسے تم دونوں کے پاس ہی چھوڑ کر جایا کروں گی۔""" الماس نے مسکراتے ہوئے بولا۔عبیر اب زنجبیل سے اپنا منہ صاف کروا رہا تھا۔

ٹھیک ہے۔ہمیں ویسے بھی بچوں کے ساتھ کھیلنا پسند ہے۔"زنجبیل نے اس کے " گالوں کو چومتے ہوئے کہا۔

یہ بہت شریر ہے۔الماس اکثر میرے پاس چھوڑ جاتی ہے اسے اور یہ میری ناک" میں دم کر دیتا ہے۔"رومانہ بیگم نے ہنستے ہوئے عبید کی جانب دیکھا۔

آہ! تم اتنے شرارتی لگتے تو نہیں ہو۔مسٹر بیر۔"علوینہ نے اس کی چھوٹی سی ناک" کو چھیڑتے ہوئے کہا۔اسے اپنی چھوٹی سی ناک کو ہاتھ لگایا جانا کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔وہ کافی دیر بیٹھ کر باتیں کرتی رہیں۔الماس عبیر کو اٹھاتی ہوئی باہر کی جانب بڑھی۔علوینہ نے ان دونوں کو گیٹ تک چھوڑا اور واپس اپنے کمرے میں آگئی ۔زنجبیل کوئی مووی لگا کر بیٹھی تھی۔علوینہ کچن سے جا کر چپس کے پیکٹ نکال لائی۔وہ دونوں مووی دیکھتے ہوئے صوفوں پہ ہی سو گئی تھیں۔

ہفتے کا دن تھا۔اور سب کو چھٹی تھی۔علوینہ کے جانے کے بعد گھر میں خاموشی ہی رہتی تھی۔ارید بھی خاموشی سے اپنے کام کرتا رہتااور سارہ بھی۔نا،یہ بیگم بھی اس کو یاد کرتی تھیں۔ صبح ناشتے کے بعد سب لاونج میں بیٹھے تھے۔ مجتبیٰ صاحب اخبار پڑرہے تھے۔ارید فون پہ مصروف تھا۔اور سارہ نازیہ بیگم سے کوئی بات کر رہی تھی۔

علوینہ اب فون ہی نہیں کرتی زیادہ۔"نازیہ بیگم نے سارہ کی جانب دیکھتے ہوئے" کہا۔

نہیں ماما! اصل میں وہ مصروف رہتی ہے نہ اس لیے۔میری بات ہوئی تھی رات" کو۔"سارہ نے بالوں کو باندھتے ہوئے بتایا۔

اچھا! میری بات تو کرواؤ زرا۔ "نازیہ بیگم نے ارید کو کہہ کر لیپ ٹاپ منگوایا"

۔سارہ نے اسے کال ملائی جو فوراً اٹھالی گئی۔ وہ رات والی پنک ٹی شرٹ میں ملبوس تھی۔ بکھرے ہوئے بال، سرخ آنکھیں ابھی سو کر اٹھنے کی گواہی دے رہی تھی۔

اسلام علیکم! "علوینہ نے آنکھیں ملتے ہوئے سلام کی۔ زنجبیل سوئی ہوئی تھی "

،وہ ڈسٹرب نہ ہو، اس وجہ سے وہ لیپ ٹاپ لیتی ہوئی لاونج میں کر صوفے پہ بیٹھ گئی۔

وعلیکم السلام! کیسی ہو؟ "نازیہ بیگم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔ وہ ماں " کا چہرہ دیکھ کر مسکرائی تھی۔

میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں کیسی ہیں؟ "اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور بالوں کو " کیچر میں مقید کیا۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔ تم تو وہاں جا کر ماں کو بھول ہی گئی ہو۔ "نازیہ بیگم ناراض " لہجے میں گویا ہوئیں۔

ماما ایسی بات نہیں ہے۔ مصروفیات بڑھ گئی ہیں۔"علوینہ نے بہانہ بنایا۔ کھڑکی" سے روشنی اندر داخل ہو رہی تھی۔

صحیح ہے بیٹے مجھے پتہ ہے جو تمہاری مصروفیات ہیں۔ کھایا، پیا، سو لیا اور فون چلایا" ۔"نازیہ بیگم نے اس کو شرم دلانے والے انداز میں کہا جس پہ وہ ہنسی تھی۔

دیکھ لیں پھر کتنی مصروف ہے آپ کی بیٹی۔"اس نے بغیر اثر لیے، بے شرموں" کی طرح دانت دکھائے۔

ہاں بہت مصروف ہو بھئی تم۔پڑھتی بھی ہو کچھ یا نہیں۔"نازیہ بیگم اپنے مدعے" پہ آئیں۔

ہاں جی ماما! پڑھتی ہوں۔چاہے تو آپ زنجبیل سے پوچھ لیں۔"علوینہ نے ان کو" یقین دھائی کروانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

وہ بھی تمہاری جیسی ہے۔اپنی دوست کو بچائے گی۔"نازیہ بیگم نے زنجبیل کی" بھی بے عزتی کر دی۔ جس پہ علوینہ نے مظلوم سا منہ بنایا۔

میرا ذکر ہو رہا ہے کیا؟"زنجبیل کمرے سے نکل رہی تھی جب اسے اپنا نام سنائی دیا۔وہ بھی چلتی ہوئی علوینہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

اسلام علیکم !آنٹی کیا حال ہے؟"اس نے سکرین کو دیکھتے ہوئے سلام کیا۔"

وعلیکم السلام !"انہوں نے جواب دیا۔"

آجاؤ تمہارا ہی ذکر ہو رہا تھا۔اچھے والے الفاظوں میں۔"سارہ نے دانت نکالتے ہوئے زنجبیل کی جانب دیکھا۔

اوہ !اچھے والے الفاظ میں..."اس نے اچھے پہ خاصا زور دیا اور سر ہلایا کہ میں سمجھ گئی۔

پڑھائی پہ بھی دھیان دیا کرو تم دونوں۔"نازیہ بیگم نے ان دونوں کو تنبیہ کی۔"

زنجبیل وہاں سے اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔اور کافی کا مکسچر تیار کرنے لگ گئی۔نازیہ بیگم بات کر کے اٹھ گئی تھیں۔اب ارید اور سارہ اس سے باتیں کر رہے تھے۔

وینا تمہیں پتہ مارب کی منگنی ہو رہی ہے۔اگلے ہفتے۔" سارہ نے اسے چہکتے ہوئے" بتایا۔جس پہ اس کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔اتنے دنوں سے وہ اسے کافی حد تک بھول چکی تھی۔

اوہ اچھا! کہاں پہ ہو رہی ہے؟"اس نے فوراً سے مسکراتے ہوئے بولا کیا۔"

ان کی یونی کی ہی کوئی لڑکی ہے۔تن بھی ہوتی تو کتنا مزہ آتا نہ۔" سارہ اس سے اور" بھی کچھ کہہ رہی تھی۔مگر اس کا ذہن ایک ہی نقطے پہ اٹکا ہوا تھا۔مارب کی منگنی۔

ہاں بہت مزہ آتا۔میں بھی ضرور آتی مگر ابھی مجھے یہاں پہ دوسرا ہفتہ ہے۔اسے" میرے طرف سے مبارک باد دینا۔زنجبیل مجھے بلا رہی ہے۔"اس نے کہتے ہوئے کال کاٹ دی۔سکرین یکدم تاریک ہوئی تھی۔اس کے چہرے کی طرح اس نے گہرا سانس لیا اور کچن میں چلی آئی۔

www.novelsclubb.com

واہ ! تم نے بڑی تیزی سے ناشتہ بنالیا ہے۔" علوینہ کچن میں داخل ہوئی تو اس کی نظر ناشتے کی میز پہ پڑی۔ پلیٹ میں سینڈوچز پڑے تھے۔اور کافی کی مہک کچن کی ہوا کو معطر کر رہی تھی۔

دیکھ لو بس۔اب جلدی سے ناشتہ کر لو۔" زنجبیل کہتی ہوئی کرسی پہ بیٹھ گئی" ۔ناشتے کے وقت زنجبیل اس کے ساتھ باتیں کرتی رہی۔علوینہ اس کی بات کا جواب دے دیتی۔پورا دن وہ خاموش رہی تھی اور اس کی خاموشی زنجبیل نے بخوبی نوٹ کی تھی۔

ناشتے کے بعد ان دنوں نے اپنے پورشن کی صفائی کی۔علوینہ سٹور روم میں کچھ سامان چھوڑنے گئی۔جب اس کی نظر ایک فریم پہ مڑی،اس نے غور سے دیکھا ۔جس میں کوئی بیس اکیس سالہ نوجوان مسکرا رہا تھا۔اس کی کالی آنکھیں سرد اور خاموش تھیں۔اس نے ایک نظر تصویر کو دیکھا اور نظر انداز کرتی ہوئی باہر آگئی۔

ویسے وہ ہے کون ؟" اس کے دماغ میں سوال چل رہے تھے۔"

میری بلا سے جو بھی ہو۔"اس نے خیالات کو جھٹکا اور بالکونی کا دروازہ کھول کر تازہ ہوا کو اندر آنے کا موقع دیا۔اپنے لیے نیلے رنگ کا کُرتا پاجامہ نکالا اور نہانے کے لیے گھس گئی۔

زریاب بیگ کے کمرے کی جانب دیکھا جائے تو وہ ہمیشہ کی طرح بکھرا پڑا تھا۔لحاف بستر سے نیچے گرا پڑا تھا اور وہ اوندھے منہ بیڈ پہ لیٹا خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔جب اس پہ ٹھنڈے پانی کا جگ گرا تھا۔اور پانی پھینکنے والے اور کوئی نہیں اس کے ابا حضور تنویر بیگ تھے۔

ابے سا۔۔۔"آگے کچھ بولتا اس کی نظر تنویر صاحب پہ پڑ گئی۔اس نے زبان "دانتوں تلے دبائی۔

شرم نام کی کوئی چیز ہے تم میں۔دوپہر ہوگئی ہے اور تم گدھے گھوڑے سب بیچ" کر سورہے ہو۔"تنویر صاحب اس پہ بھڑکے تھے۔

ابا بس اٹھنے ہی لگا تھا۔"زریاب منمنایا۔"

جلدی اٹھو!گھر پہ مہمان آنے والے ہیں اور تمہیں کوئی ہوش نہیں ہے۔جاکر" مارکیٹ سے چیزیں لے کر آو۔"تنویر صاحب حکم صادر کرتے ہوئے کمرے سے واک آؤٹ کر گئے۔وہ منہ بناتا ہوا اٹھ کر واشروم میں گیا۔اور تھوڑی دیر بعد وہ نیچے چلا گیا۔اور سارا سامان کا کر کچن میں رکھا۔

اوئے کون سے خاص مہمان آرہے ہیں،جوابا حضور نے سب کی دوڑیں لگوائی" ہوئی ہیں۔"زریاب میں سیب کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے ہوئے یشل سے پوچھا۔جو اپنے لیے سیب کاٹ رہی تھی۔

رائمہ آپی کا رشتہ لینے آرہے ہیں۔ابا کے دوست کی فیملی۔"یشل نے آرام سے" بتایا۔

"واٹ !اور مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں۔"اس نے منہ کھولے یشل کی طرف دیکھا۔

"کسی کو بھی نہیں پتہ تھا ہمیں خود رات کو پتہ چلا ہے۔"وہ پلیٹ لے کر کرسی پہ بیٹھ گئی۔

"اچھا! صحیح ہو گیا۔رائمہ باجی کہاں ہیں؟"زریاب نے ارد گرد نظریں دوڑائیں۔

"وہ اپنے کمرے میں ہیں۔"یشل نے دانت نکالتے ہوئے بتایا۔

"شرمارہی ہوں گی نہ۔"وہ دونوں ہاتھ پہ ہاتھ مار کے ہنسے تھے۔عین اسی وقت رائمہ میں کچن میں داخل ہوئی تھی۔

"کیا تکلیف ہے تم دونوں کو؟"رائمہ نے پلیٹ سے سیب اٹھایا۔جس پہ یشل نے گھوری سے نوازا۔

www.novelsclubb.com

"ہم گانے ڈیسائیڈ کر رہے تھے۔وہ کون سا والا گانا تھا۔"زریاب نے سوچنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے یشل کی جانب دیکھا۔

بابل اساں چڑیاں دا چنبا چھڈ جانا

ان دونوں نے مل کر گانے کی ٹانگیں توڑتے ہوئے رائمہ کی طرف دیکھا اور وہ پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ شام کو لڑکے والے رائمہ کو پسند کر گئے تھے۔ اور تنویر صاحب تو پہلے ہی اس رشتے کے لیے راضی تھی۔ رائمہ کی ہونے والی ساس کو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ رائمہ کو آج ہی ساتھ لے جاتیں۔

یار رائمہ تمہاری ہونے والی ساس کچھ زیادہ ہی فدا ہو گئی تھی تم پہ۔ مجھے تو ڈر ہے" اگلی بار وہ مولوی ساتھ لے کر ہی آئیں گی۔" یشال بار بار اس کو چھیڑ رہی تھی۔ ابھی تو نجبیل اور اریب کو پتہ نہیں چلا تھا ورنہ اب تک رائمہ کو تنگ کر کے انہوں نے رلا دینا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہم تو سمجھے تھے کہ اک زخم ہے بھر جائے گا کیا خبر تھی کہ رگ جاں میں اتر جائے گا۔

سورج ڈوبنے کی تیاری میں مصروف تھا۔ سورج کی آخری کرنیں اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھیں۔ ایسے میں ایک وجود اپنے کمرے کی بالکونی میں بیٹھا کسی سوچ میں گم تھا۔ ہلکی ہلکی ہوا اس کے چہرے کے اطراف جھولنے والے بالوں کو ہلا رہی تھی۔ اس کی گود میں وہی سیاہ ڈائری دھری تھی۔ سبز آنکھیں لان میں لگے درخت پہ گاڑھے وہ ماضی میں کھوئی ہوئی تھی۔ جب ایک چڑیا بالکونی کی ریلنگ پہ بیٹھی۔ اسکی آواز سے سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔

اس نے چڑیا کو محبت بھری نظروں سے دیکھا۔ اور اپنی ڈائری کو کھولا۔

اور ہمیشہ کی طرح سب سے اوپر ایک عنوان لکھا۔

"یادوں کی بیمار"

" میں نے سوچا تھا کہ یہاں آجاؤں گی تو شاید میں صحت یاب ہو جاؤں گی مگر میں غلط تھی۔اتنے دن لگا کر میں نے خود کو سنبھالا اور آج پھر سے تمہارے نام نے مجھے وہیں لا کھڑا کیا۔مجھے لگا تھا کہ یہ زخم جلد ہی مندمل ہو جائیں گے مگر یہ تو بگڑتے جا رہے ہیں۔"اس نے قلم کو گھسیٹتنا بند کیا۔سارہ کی آواز بار بار اس کے ذہن میں گھوم رہی تھی۔ کتنی جلدی بھول گیا تھا وہ اسے۔۔

" میں آج بھی تمہاری یادوں کی بیمار ہوں۔میرا روز دل کرتا ہے کہ تمہیں میسج کروں تم سے بات کروں اور میں جانتی ہوں کہ اگر تم سے رابطہ کروں گی تو تم ضرور جواب دو۔ مجھ سے اسی طرح بات کرو گے جیسے پہلے کرتے تھے۔ مجھ سے مل بھی لوگے۔ مگر تم سے رابطہ کر کے سوائے وقتی سکون کے مجھے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔یہ وقتی سکون اپنے ساتھ ساتھ ایک ابدی تکلیف بھی لائے گا۔جو میرے وجود کو چھلنی کر دے گی۔اس لیے میں تمہاری یادوں کے بھوت کو مار دینا چاہتی

ہوں۔"اس کی آنکھیں ویران تھیں۔اس نے قلم بند کر دیا اور اپنا سر پشت پہ ٹکا دیا ۔سورج کی روشنی اس چھن چھن کے اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔ایسے میں ایک اور وجود اسے کونے سے دیکھ رہا تھا، مگر وہ ان نظروں سے بے خبر اپنے ماضی میں کھوئی ہوئی تھی۔

وینا۔۔"زنجبیل اس کو ڈھونڈتی ہوئی بالکونی کی طرف آئی تو وہ اسے بالکونی میں" کرسی پہ بیٹھی ڈائری کو مضبوطی سے سینے سے لگائے وہ سوئی ہوئی نظر آئی۔سورج کب کا ڈوب چکا تھا۔چڑیاں اپنے گھروں کو واپس جا چکی تھیں۔

وینا یار تم ہر وقت سوئی رہتی ہو۔"زنجبیل اس کے سر پہ کھڑی تھی۔"

شام ہو گئی۔مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔"وہ چپل پیروں میں اڑستی ہوئی اٹھی۔"

جی محترمہ آپ صبح سی کون سی پریشانی میں گھلتی جا رہی ہیں؟ مجھے بتانا پسند کروں" گی۔"علوینہ اس کے پاس سے گزرنے لگی۔زنجبیل نے اسے کہنی سے پکڑ کے روکا۔

www.novelsclubb.com

کچھ بھی نہیں۔تم تو ہر وقت تفتیشی آفیسر بنی رہتی ہو۔"وہ چڑتی ہوئی وہاں سے" نکل گئی۔زنجبیل بھی اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔

بہن کس چیز سے تپ چڑی ہوئی ہے تمہیں ؟"علوینہ ڈائری کو الماری میں رکھ کر" مڑی۔

مجھے کسی چیز سے تپ نہیں چڑی۔"علوینہ کہتی ہوئی کچن کی جانب بڑھی۔اور" گرین ٹی کے لیے پانی گرم رکھا۔

تو ایسے بے ہیو کیوں کر رہی ہو ؟"اس نے آبرو اچکاتے ہوئے علوینہ کی جانب" دیکھا۔

کیسے بے ہیو کر رہی ہوں ؟"اس نے جواب دینے کی بجائے سوال داغا۔زنجبیل" منہ بناتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔جس کا مطلب تھا وہ ناراض ہو گئی ہے۔

اس نے سرد آہ بھری اور چولہا بند کرتی کچن سے نکل آئی۔یکدم اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا۔

"رقیہ آنٹی۔آپ نے زنجبیل کو دیکھا ہے؟"علوینہ اسے ڈھونڈتی ہوئی نیچے آئی تھی۔

"ہاں نہ! روز دیکھتی ہوں۔"رقیہ نے الٹا جواب دیا۔جس پہ علوینہ ماتھے پہ ہاتھ مارتی چل دی۔

"ان پر بھی ہمارا رنگ چڑھ گیا۔"وہ بڑبڑاتی ہوئی۔پورچ سے ہوتی ہوئی لان کی جانب آئی مگر زنجبیل وہاں بھی نہیں تھی۔

"اکرم بابا! آپ نے زنجبیل کو دیکھا ہے؟"علوینہ نے اکرم بابا سے پوچھا۔

"بی بی جی۔وہ ابھی باہر جو نکلی ہیں۔"اکرم بابا نے اسے بتایا تو وہ گیٹ کھولتی ہوئی سڑک پہ نکل آئی۔کالونی کی سڑک کافی کشادہ تھی۔ہمیشہ کی طرح سڑک خاموش تھی۔سڑک پہ اس وقت صرف ایک سیکورٹی گارڈ تھا۔

"لال بیگ!"علوینہ اس کو آوازیں دیتی ہوئی اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔وہ تقریباً ہانپتے ہوئے اس تک پہنچی۔

ارے۔۔میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی تھی۔"بھاگنے کی وجہ سے تنفس تیز ہو گیا تھا۔

مجھے مت بلاو۔"وہ ناک سکوڑتی تیز تیز قدم اٹھاتی چلنے لگی۔علوینہ بھی تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے اس کے ساتھ چل رہی تھی۔

سوری یار۔"علوینہ نے کان پکڑتے ہوئے معافی مانگی۔"

مجھے نہیں چاہیے۔"زنجبیل نخرہ دکھاتے ہوئے چل دی۔"

سوری یار۔۔۔"علوینہ نے اس کو پیچھے سا۔جا کر ہگ کیا۔زنجبیل نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی مگر علوینہ کے بازوں کی گرفت مضبوط تھی۔

بہت بد تمیز ہو۔جاو میں نہیں بولتی تم سے۔"زنجبیل نے مزاحمت کرنی چھوڑ دی تھی۔علوینہ نے اپنی گرفت ڈھیلی نہیں کی۔

اچھا۔اب پھر کیسے مانو گی؟"علوینہ نے اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے پوچھا۔"

زیادہ نہیں۔بس ایک کافی اور کیک چلے گا۔۔"اس نے سیریس انداز میں کہا۔اور" علوینہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

چلو آو، چلتے ہیں۔"ہلکا ہلکا اندھیرا چھا رہا تھا۔وہ اپنا بیگ لیتی ہوئی گھر سے نکل" آئیں۔ان کی سٹریٹ سے یوٹرن لیا جائے تو سامنے ہی کیفے موجود تھا۔جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا سپر سٹور بھی ملحق تھا۔وہ دونوں کیفے میں داخل ہوئیں۔وہاں پہ چند لوگ بیٹھے کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔وہ دونوں ہمیشہ کی طرح کھڑکی والی میز پہ بیٹھی تھیں۔اور اپنے لیے آرڈر دیا۔کیفے کا اندرونی حصہ یورپین طرز کا تھا ۔سفید اور کالے رنگ کے امتزاج سے بنا یہ چھوٹا سا کیفے کلاسیکل تھا۔

بتاؤ بھی اب کیا ہوا تھا؟"زنجبیل ابھی بھی اپنی بات پہ ڈٹی ہوئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

کچھ بھی نہیں ہوا۔بس ایسے ہی دل اداس ہو گیا تھا۔"علوینہ نے کھڑکی سے باہر" دوڑتی ہوئی گاڑیوں کو دیکھا۔

دل کی ویرانی کا کیا مذکور ہے

یہ نگر سو مرتبہ لوٹا گیا

ایسے تھوڑی ہوتا۔کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے۔"زنجبیل نے برونیز کا ٹکڑا" منہ میں ڈالا۔کافء کے کپ اور برونیز کی پلیٹ ان کے درمیان میز پہ دھری تھی۔

ذرا سکون سے کافی کا مزہ لے لیں۔پھر بتاتی ہوں۔"علوینہ نے کافی کا گھونٹ اندر" اتارا۔اور گہری سانس لی۔کافی کے خالی کپ میز پہ پڑے تھے۔برونی کا آخری ٹکڑا پلیٹ میں پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

مارب کی منگنی ہے۔"اس نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے زنجبیل کو بتایا۔اس کا" چہرہ بجھا بجھا تھا۔

ہمم! تو تم جانا چاہتی ہو۔۔۔"زنجبیل نے آخری ٹکڑا حلق سے نیچے اتارتے" ہوئے عام انداز میں پوچھا۔اس نے عجیب نظروں سے زنجبیل کا چہرہ دیکھا۔

کیوں نہیں؟ مجھے تو بھنگڑے ڈالتے ہوئے جانا چاہیے۔"علوینہ نے تپتے ہوئے" بولا۔زنجبیل نے زبان دانتوں تلے دبائی۔

نہیں یار۔میرا کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا۔"اس نے شرمندہ سامنہ بناتے ہوئے" علوینہ کو دیکھا۔

اُف! میں پاگل ہو جاؤں گی۔"علوینہ نے اپنا سر پکڑتے ہوئے بولا۔اور میز پہ سر" جھکا گئی۔

حوصلہ کرو۔کچھ نہیں ہوتا۔اس نے تمہارا دل دکھایا ہے نہ تو خوش وہ بھی نہیں" رہے گا۔اللہ کرے اس کی محبوبہ بھاگ جائے کسی اور کے ساتھ۔"زنجبیل نے جوش کے ساتھ اس کو بددعائیں دینا شروع کر دیں۔

اللہ کرے اس کا بریک اپ ہو جائے۔ گنجا ہو جائے،اس کی ٹنڈ پہ بچے درکو نے" ماریں۔ سڑ سڑ کے مرے گا۔انشاءاللہ۔"علوینہ نے یکدم سر میز سے اٹھا کر بولنا شروع کر دیا۔ارد گرد کی میز پہ بیٹھے لوگوں نے ان دونوں کو عجیب نظروں سے گھورا۔

شاباش وینا!ایسے ہی مضبوط بنی رہو۔وہ کچرا ڈیزرو کرتا ہے،ہیرہ نہیں۔۔"" زنجبیل نے اس کا ہاتھ تھپکتے ہوئے تسلی دی۔

ہمم!ایسا ہی ہے۔اسی خوشی میں ایک آئسکریم ہو جائے۔"علوینہ نے کہتے ہوئے" ویٹر کو دو چاکلیٹ آئسکریم کا آرڈر دیا۔وہ دونوں کھانے کے بعد کاؤنٹر کے پاس سے گزر رہی تھیں۔جب ان کی نظر عبیر پہ پڑی۔

www.novelsclubb.com

اوئے یہ عبیر ہی ہے نہ۔"زنجبیل نے علوینہ کو اشارہ کرتے ہوئے دکھایا۔وہاں" پہ ایک نوجوان نے عبیر کو گود میں اٹھایا ہوا تھا۔اسے الماس بھی وہیں نظر آئی تھی۔

"یہ آدمی کون ہے اور یہ بچہ ؟"زنجبیل نے ایک ویٹر سے پوچھا جو اس کے قریب سے گزر رہا تھا۔

"یہ زمان صاحب ہیں۔ یہاں کے اونر اور ان کا بیٹا عبیر زمان۔"وہ مسکراتے ہوئے بتاتا چلا گیا۔

"اچھا یہ تو الماس آپی کا کیفے ہوا۔"زنجبیل نے سوچتے ہوئے بولا۔

"نہیں اس کے سوتیلے ماما کا ہے۔ چلو اب گھر چلیں۔"علوینہ اس کو کھینچتی ہوئی باہر لے کر آئی۔ تاریک آسمان پہ چاند چمک رہا تھا۔ گھر کے دروازے پہ ایک چھوٹا سا کارڈ چسپاں تھا۔

"یہ کس نے لگیا یہاں پہ؟"علوینہ نے اسے کھینچ کر اتارا اور الٹ پلٹ کر دیکھا۔ سفید رنگ کا کارڈ تھا جس پہ مور کی تصویر بنی ہوئی تھی۔

"پتہ نہیں۔ ویسے یہ یہاں پہ کیوں لگا ہوا ہے۔؟"زنجبیل نے اس کو گھور کے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

مجھے کیا پتہ ؟ چھوڑو کوئی ایسے ہی چپکا گیا ہو گا۔"علوینہ اس کو تھامے ہوئے اندر" لے گئی۔اوت جا کر ٹیبل پہ رکھ دیا۔ کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ دونوں سونے کے لیے لیٹ گئیں۔

وقت تیزی سے گزرتا جارہا تھا۔اور موسم میں گرمی کی شدت بڑھنے لگ گئی تھی ۔مئی کی حبس زدہ صبح طلوع ہوئی۔دن تھا ہفتے کا اور یونیورسٹی سے آف تھا۔باہر سورج پوری دنیا کو منور کررہا تھا۔اے سی کی خنک کمرے میں پھلی تھی اور کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔اور وہ دونوں سکون سے نیند پوری کررہی تھیں آنے والے وقت سے بے خبر۔۔!!!

ایک بجے کے قریب ان کی آنکھ کھلی۔ناشتہ کرنے کے بعد وہ دونوں لانڈری میں گھسی ہوئی تھیں۔

ڈوپٹے پہلے مشین میں ڈالو۔۔"زنجبیل سارے کپڑوں کو ایک ساتھ ڈالنے لگی تھی۔علوینہ چیخی۔

اچھا دھوبن !"زنجبیل نے سارے ڈوپٹے مشین میں ڈال دے اور مشین آن" کرتے ہوئے باہر نکل آئیں۔مشین آٹو میٹک تھی۔اس لیے باآسانی کپڑے دھل جایا کرتے تھے۔

چلو دھوبن کی اسسٹنٹ ! بریانی بنانی ہے آج ہم نے۔"علوینہ اس کو لیتی ہوئی" کچن میں چلی گئی۔ایک گھنٹے میں وہ دونوں بریانی بنا کر فارغ ہو گئی تھیں۔نہانے کے بعد نماز پڑھ کہ وہ دونوں کھانا کھانے کے لیے میز پہ بیٹھی تھیں۔ہلکی پھلکی باتوں کرتے کھانے کا مزہ لے رہی تھیں۔جب علوینہ کا فون بجا، سکرین پہ سارہ کے نام سے میسجز جگمگا رہا تھا۔اس نے چمچ پلیٹ میں رکھتے ہوئے۔اس کا میسج پڑھا۔

کیسی لگ رہی ہوں میں؟"اس نے اپنی تصویر بھیجی تھی۔سفید رنگ کا پیروں کو" چھوتا گھیر دار فراک اور ملٹی ڈوپٹہ کندھے پہ ڈالے پیاری لگ رہی تھی۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔ویسے جا کہاں رہی ہو؟"علوینہ نے میسج کر کے موبائل" میز پہ رکھ دیا۔اور کھانے کی جانب مصروف ہو گئی۔جب دوبارہ سے میسج کی ٹون بجی۔

تم بھول گئی۔آج مارب کی منگنی ہے۔بس ہم نکلنے لگے ہیں۔"اس کے ہاتھ سے" چمچ بے ساختہ پلیٹ میں گرا تھا۔وہ تو اس بات کو بھول ہی چکی تھی۔چمچ کی آواز سے زنجبیل اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

کیا ہوا؟"اس نے نظروں سے پوچھا۔جس پہ علوینہ نے مسکراتے ہوئے نفی میں" سر ہلا دیا۔انگلیاں میکانکی انداز میں فون پہ چلنے لگیں۔

ٹھیک ہے۔جاؤ اور انجوائے کرو۔اللہ حافظ۔"علوینہ نے فون میز پہ رکھ" دیا۔آخری نوالہ منہ میں ڈالا۔مگر وہ اٹک دیا تھا۔اس کے ساتھ ساتھ حلق میں

آنسوں کا گولا بھی اٹکا ہوا تھا۔اس نے پانی کا گھونٹ لیا اور وہاں سے اٹھ گئی۔زنجبیل بھی کھانا ختم کر کے نیچے لان میں چلی گئی۔علوینہ لاونج میں بیٹھی تھی ۔عجیب سی پریشانی اسے گھیرے بیٹھی تھی۔اس نے سوچوں سے تنگ آ کر سر صوفے کی پشت پہ ٹکا دیا اور ٹانگیں لمبی کر کے شیشے کے میز پہ دھری تھیں۔سوچوں کی دنیا میں نا جانے اسے کتنا وقت گزر گیا۔اس کا فون مسلسل بج رہا تھا۔فون کان کو لگایا۔شناسا آواز کانوں میں پڑی۔

"اسلام علیکم !علوینہ یار تم آئی کیوں نہیں؟"

مارب کے لہجے سے عجیب خوشی ٹپک رہی تھی۔

وعلیکم السلام !میری یونیورسٹی آن ہے۔"اس نے بمشکل الفاظ ادا کیے۔"

www.novelsclubb.com

یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔کیری منگنی ہو رہی ہے اور تم آئی نہیں۔ایسے تھوڑی ہوتا ہے۔"کتنا فریبی انسان تھا۔

کوئی بات نہیں۔ میرے آنے نہ نے سے کون سا کسی کو فرق پڑ نا تھا۔ منگنی" مبارک ہو. اللہ حافظ ."اس نے کہتے ہوئے کھٹ سے فون کاٹ دیا۔ جبکہ دوسری جانب اس کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ کہ جیسے جو وہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کر دیا ۔

میں واقف ہوں تیرے زہر سے۔۔۔

تو میرا بڑے نازوں سے پالا ہوا سانپ ہے

مغرب کی آذان اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ وہ نم آنکھوں سے صوفے سے اٹھی اور وضو کے لیے باتھ روم میں چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد سفید ہالہ پیلے ڈوپٹے میں دمک رہا تھا۔ اس نے لاونج میں ہی جائے نماز بچھایا اور نماز کی نیت باندھ لی۔ دعا کے لیے آج بھی اس نے ہاتھ نہیں اٹھائے۔

اللہ ! آپ تو جانتے ہیں نہ مجھے کتنا درد ہو رہا ہے۔ میری مدد کریں۔ مجھے درد ہو رہا ہے، مجھے سکون دے دیں۔ اللہ اس انسان کو نکال دے میرے دل و دماغ سے۔"

آنسو متواتر اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ کتنی دیر وہ سر جھکائے روتی رہی ۔آنکھیں صاف کیں، جائے نماز تہہ کیا۔اور بالکونی میں آکر بیٹھ گئی۔آسمان پہ ہلکی چاندنی پھیلی تھی۔اس نے اپنا موبائل پہ قرآن بمع ترجمہ کھولا اور پڑھنا شروع کر دیا ۔

ترجمہ:

"قسم ہے روز روشن کی۔اور رات کی جبکہ وہ سکون کے ساتھ طاری ہو جائے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے آگے پڑھنا شروع کیا۔آسمان پہ پھیلی چاندنی آہستہ آہستہ زائل ہو رہی تھی ۔اور اندھیرا اس کی جگہ لے رہا تھا۔

".تمہارے رب نے تم کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا "

اس کے رونگٹے اچانک کھڑے ہوئے تھے۔اسے اپنے رب کی جانب سے جواب مل رہا تھا۔آنسو زار و قطار آنکھوں سے بہہ نکلے۔وہ روتی جارہی تھی۔اور بار بار اس آیت کو پڑھ رہی تھی۔

"اور یقیناً تمہارے لیے بعد کا دور پہلے دور سے بہتر ہے.اور عنقریب تمہارا رب تم کو اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔"

(سورۃ والضحیٰ آیت 5-1)

www.novelsclubb.com

آنسو ہنوز گالوں پہ پھسل رہے تھے۔اس نے انہیں صاف کرنے کی زحمت نہیں کی۔اس نے موبائل گود میں گرادیا۔اور چہرے پہ ہاتھ رکھ کے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔کافی رونے کے بعد اس نے آنسو صاف کیے۔دل کو اطمینان ملا

تھا۔اسے اب کسی چیز کا غم نہیں تھا۔جب اس کا رب کہہ رہا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ہے تو پھر کیسا غم اور بے شک آنے والا دور پہلے سے بہتر ہو گا۔آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہو چکی تھیں۔اس نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے آسماں کو دیکھا۔ایسے میں ایک وجود کونے پہ کھڑا اس کی ہر حرکت کو دیکھ رہا تھا۔اس کا رونا اور پھر اس کا مسکرا کر آسماں کو دیکھا۔اس کے دل میں حشر برپا کر گیا تھا۔ایسے میں وہ اس سے انجان کہ کوئی دیکھ رہا ہے۔وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

---

www.novelsclubb.com

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ تیزی سے بہتا چلا جاتا ہے کسی کے لیے نہیں رکتا۔پانچ ماہ نا جانے کیسے پر لگا کر اڑ گئے تھے۔اکتوبر کا آغاز تھا۔باہر کے موسم کے ساتھ ساتھ اس کے اندر کے موسم میں بھی بہت تبدیلی آ گی تھی۔وہ مکمل طور پہ سنبھل

چکی تھی۔اتنے ماہ میں وہ صرف دو مرتبہ لاہور گئی تھی۔یونیورسٹی کا دوسرا سمسٹر شروع ہو چکا تھا۔زندگی اپنی ڈگر پہ چل رہی تھی۔

وینا آج میں نے برتن نہیں دھونے، میں بتا رہی ہوں۔"زنجبیل نے ناشتہ" شروع کرتے ہی رونا ڈال دیا تھا۔

اچھا میری بہن! مت دھونا پہلے ناشتہ تو سکون سے کر لینے دو۔"علوینہ نے اس" کے گے ہاتھ جوڑے۔

برتوں کی ٹینشن میں، ناشتہ بھی انجوائے نہیں ہوتا۔"زنجبیل نے پراٹھے کا لقمہ" منہ تک لے جاتے ہوئے بولا۔

جتنے تم ڈرامے کرتی ہوں نہ۔اللہ کی امان۔۔"علوینہ آنکھیں گھما کر بولی اور" چائے کا گھونٹ لیا۔

وہ دونوں ابھی کر رہی تھیں۔عبیر کی آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

تھالہ۔۔"عبیر دوڑتا ہوا اس کی جانب بھاگا۔وہ ایک سال دو ماہ کا ہو گیا تھا۔اور اس نے چلنا بھی شروع کر دیا تھا۔اور چند ایک الفاظ بھی ادا کرنا شروع کیے تھے۔

آ خالہ کی جان۔ماما کہاں ہیں؟"علوینہ نے اسے اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے پیار سے پوچھا۔

آیا بڑا تھالہ کا کچھ لگتا۔میں بھی تمہاری خالہ ہوں بیر۔"زنجبیل نے اسے گال کھینچتے ہوئے کہا۔جس پہ اس نے عجیب سا منہ بنایا۔

میں بھی یہاں ہوں۔"الماس اس کے پیچھے ہی اندر آئی۔"

آیئے آیئے! ہمارے غریب خانے کو رونق بخشیے۔"زنجبیل نے ہمیشہ کی طرح ڈرامہ کرتے ہوئے اس کو کرسی پیش کی۔جس پہ وہ مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی۔

الماس آپی۔آپ کے لیے پراٹھا بناوں۔"پیشکش زنجبیل کی جانب سے آئی" تھی۔علوینہ کو ابھی تک اچھے سے روٹی بیلنا نہیں آتی تھی۔

بہت شکریہ۔میں بس چائے لوں گی۔"الماس نے مسکراتے ہوئے بولا۔زنجبیل" نے کپ میں چائے نکالتے ہوئے ان کے آگے رکھ دی۔

عبیر دہی کھائے گا۔"علوینہ نے گال کھینچتے ہوئے پیار سے کہا۔"

یہ دہی بہت کم کھاتا ہے علوینہ۔"الماس نے چائے کا گھونٹ لیا۔"

آپ اس کو پلین کھلاتی ہیں۔مین اس کے لیے سپیشل کے کر آتی ہوں۔"علوینہ" نے عبیر کو زنجبیل کی جانب بڑھایا اور خود کچن میں چلی گئی۔پیالی میں دہی ڈالا۔اور فریزر سے فروزن اسٹرابری پیسٹ نکالی۔وہ اسی طرح اسٹرابری کو پریزرو کیا کرتی تھی۔اس نے پیسٹ کو دہی میں اچھے سے مکس کیا اور (preserve) چمچ لیتی ہوئی باہر آگئی۔

www.novelsclubb.com

منہ کھولو۔"علوینہ نے چمچ بھر کے اس کے منہ میں ڈالا۔اس نے آرام سے دہی" نگل لیا۔الماس تعجب سے اس کا منہ دیکھ رہی تھی۔وک سکون سے علوینہ کے ہاتھوں سے کھا رہا تھا۔

اس کو صرف میرے ساتھ ہی دشمنی ہے۔۔۔"الماس نے بے بسی سے کہا۔ جس "
پہ وہ دونوں ہنسی تھیں۔

دیکھ لیں۔ میرے ہاتھوں میں جادو ہے۔"علوینہ نے شیخی بھگاری۔ "

اس میں اسٹرابری کہاں سے ڈالی ہے۔اب تو موسم بھی نہیں ہے۔"الماس نے "
پیالے کو دیکھا۔

ہم لاہوریوں کی جگاڑ سمجھ لیں۔اسٹرابری کا پیسٹ بنا کر فریز کر لیا تھا میں نے. """
اس نے ہنستے ہوئے بتایا۔

اوہ! سہی۔۔"الماس متاثر ہوئی تھی۔ "

گڈ بوائے۔"اس نے پیالہ میز پہ رکھا اور ٹشو سے منہ صاف کیا۔ "

میں سوچ رہی تھی۔آج کہیں باہر چلتے ہیں۔"الماس نے خالی کہ میز پہ رکھا۔اور "
ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔"زنجبیل نے دانت نکالے۔"

کہاں چلیں تم لوگ بتاو۔"الماس نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کی رائے لینا" چاہی۔

میرا خیال ہے۔گیگا مال چلتے ہیں۔کچھ شاپنگ بھی ہو جائے گی۔اور واپسی پہ کسی" ریسٹوران چلیں گے۔"علوینہ نے مشورہ دیا۔

ہاں ٹھیک ہے پھر چلتے ہیں۔اور آج میں لے کر جاؤں گی تم دونوں کو۔"الماس" سے ان دونوں کی جانب اشارہ کیا۔

آپ کیسے؟"ان دونوں نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔"

مجھے ڈرائیونگ آتی ہے۔اب ایسے گھورنا بند کرو۔"الماس نے ان دونوں کو" گھورا۔

واہ! چلیں ٹھیک ہے۔"الماس تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد جانے کے لیے اٹھی۔"

بہت گھر چلیں۔۔"الماس نے اسے آواز دی۔جو اپنے سوفٹ ٹوائے کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا۔بھوری آنکھوں سے بس ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا اور دوبارہ سے کھلونے کے ساتھ کھیلنے لگا۔جس کا مطلب تھا کہ وہ نہیں جائے گا۔

اس کو رہنے دیں یہیں پہ۔"زنجبیل نے الماس کو بولا۔"

نہیں تم لوگوں کو تنگ کرے گا۔شام کو جانا بھی ہے۔"الماس نے اس کے ہاتھ سے کھلونا لیتے ہوئے کہا۔

بیر بابا! گھر پہ ویٹ کر رہے ہیں آپ کا۔"الماس کے کہنے کی دیر تھی۔اس نے اپنے باز و اٹھائے یعنی اب اسے اٹھالیا جائے۔الماس نے اسے گود میں اٹھالیا۔

بائے بائے۔بیر۔"علوینہ کچن میں سنک کے پاس کھڑی تھی۔اس نے وہیں سے ہاتھ ہلایا۔عبیر ماں کے کندھے سے لگا ہاتھ ہلاتا چلا گیا۔وہ دونوں پھر سے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئیں۔

میں کیا پہن کر جاؤں ؟"زنجبیل الماری کھول کے کپڑے باہر نکال کے بیڈ پہ رکھ "
رہی تھی۔

جو مرضی پہن لو۔اور میرے لیے بھی نکال دو کوئی ڈریس۔"علوینہ انسٹا گرام پہ "
سکرولنگ کرتے ہوئے کہا۔

ہمممم! ہاں یاد آیا۔"زنجبیل دوبارہ سے الماری کی جانب بڑھی۔اس کے ہاتھ میں"
اوور سائزڈ ٹی شرٹس تھیں۔اور ایک ہاتھ میں کھلے پائنچوں والی جینز۔

یہ پہن کر جائیں گے ہم."علوینہ نے ایک نظر اس کے ہاتھ میں پکڑی ٹی شرٹس"
اور جینز کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

ہمم! مجھے یہی سب سے اچھا لگ رہا ہے۔"زنجبیل نے کہتے ہوئے بیڈ پہ کپڑے "
رکھ دیے۔اور شاور لینے کے لیے چلی گئی۔وہ موبائل رکھتی ہوئی اٹھی۔اپنے

کپڑے سائیڈ پہ رکھنے کے بعد تمام گند سمیٹا۔وہ دونوں خوشبوؤں میں نہائی سیڑھیاں اترتی دکھائی دے رہی تھیں۔

کہاں جا رہے ہو بچو؟"رومانہ بیگم نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے شفقت سے پوچھا۔

الماس آپ کے ساتھ مال جا رہے ہیں۔آپ کو کچھ چاہیے تو بتادیں ہمیں۔ہم لے آئے گے۔"علوینہ نے بیگ کندھے پہ ڈالا۔

نہیں۔مجھے کچھ نہیں چاہیے۔دھیان سے جانا۔فی امان اللہ۔"وہ دونوں گھر سے باہر نکل آئیں۔الماس گاڑی میں ان دونوں کا انتظار کر رہی تھی۔علوینہ کالے رنگ کی ٹی شرٹ اور کھلی بلو جینز،پیروں میں سیاہ اوور سائز جوگرز اور کالے بال پونی میں مقید کیے اچھی لگ رہی تھی۔زنجبیل نے بھی اس کے جیسا ہی ڈریس پہنا تھا۔بس اس نے سفید رنگ کی شرٹ اور جینز جس کے ساتھ سفید جوگرز پہن رکھے تھے۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم !" وہ سلام لیتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئیں۔زنجبیل آگے بیٹھ گئی۔علوینہ اور اس کا چھپتا بیر پچھلی سیٹ پہ براجمان تھے۔

میوزک آن ہو چکا تھا۔گاڑی کشادہ سڑکوں پہ دوڑ رہی تھی۔گاڑی پارکنگ میں کھڑی کرنے کے بعد وہ تینوں مال میں داخل ہوئیں۔

"وینا یہ شرٹ دیکھو زرا۔"زنجبیل نے ایک سیاہ رنگ کی چھیدوں والی شرٹ دکھائی۔

"یار اس سے تو ہماری امی پوچا لگانا بھی پسند نہ کریں۔اس کی قیمت چیک کرو۔دس ہزار کی ہے۔"علوینہ نے دانت نکالتے ہوئے کہا

توالماس نے بمشکل اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا۔اسی طرح ہر جگہ پہ کپڑوں کا مذاق اڑانے کے بعد انہوں نے چند ایک چیزیں لیں تھیں۔مال سے فارغ ہوتے انہیں رات ہو گئی تھی۔اور اب وہ ریسٹوران میں بیٹھی پیزا کھانے میں مصروف تھیں۔

یہاں کا پیزا اچھا ہے۔ پر اپنے لاہور کے کیا کہنے۔"زنجبیل نے کھاتے ہوئے" لاہور کی تعریف کی۔

میں آؤں گی لاہور پھر مجھے کھلانا۔"الماس نے چائے لیتے ہوئے کہا۔ جس پہ ان" دونوں نے سر ہلایا۔

جی ضرور۔"علوینہ نے عبیر کے ہاتھ میں فرائز دیا۔ جسے وہ سکون سے بیٹھے اپنے" گنتی کے چند دانتوں سے کاٹ کر کھا رہا تھا۔

رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔ آئسکریم وغیرہ کھانے کے بعد وہ گھر واپس گئیں۔ رات کے دس بجے تقریباً وہ دونوں دروازے پہ کھڑی تھیں۔

ڈور بیل تو بجاؤ وینہ۔"مال میں گھومنے کی وجہ سے ان دونوں کی ٹانگوں میں شدید" درد ہو رہا تھا۔ کھڑے ہونا محال تھا۔ علوینہ نے ڈور بیل کی جانب ہاتھ بڑھایا اور ڈور بیل بجائی۔ وہ ہاتھ پیچھے لا رہی تھی۔ جب اس کی نظریں ڈور بیل کے پاس چپکے کارڈ پہ پڑی۔

یہ ادھر کیسے ؟"علوینہ نے اسے دیوار سے اتارا۔یہ کارڈ بھی ہو بہو ویسا ہی تھا" ۔جیسے پہلے والا تھا۔سفید کارڈ پہ مور کی تصویر۔ایسا ہی ایک کارڈ اسے پہلے لان سے بھی ملا تھا۔

مجھے لگتا ہے کسی کی شرارت ہو گی۔"زنجبیل نے جمائے لیتے ہوئے بولا۔"

نہیں۔یہ تیسری بار ملا ہے مجھے۔"اکرم بابا نے دروازہ کھولا۔وہ غائب دماغی سے" گھر میں داخل ہوئیں۔اس کا دماغ کارڈ میں اٹکا ہوا تھا۔

اس نے کارڈ کو جا کر سیاہ ڈائری کے ساتھ رکھ دیا۔وہاں پہ ویسے دو کارڈ پہلے سے موجود تھے۔اس نے کپڑے تبدیل کیے۔اور نیچے آئی۔

رقیہ آنٹی !"علوینہ نے انہیں آواز دی۔جس پہ کوئی جواب نہیں آیا۔اس نے" دوبارہ سے رقیہ کو آواز دی۔

جی۔"وہ نا جانے کہاں پہ غائب تھی۔جواب آئی تھی۔"

رومانہ دادو کہاں ہیں؟"علوینہ تنگ بالوں کو پونی سے آزاد کرتے ہوئے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کسی رشتہ دار کے گھر گئی ہیں۔ کہہ رہی تھیں، آج وہیں رکیں گی۔"رویہ" نے علوینہ کو بتایا۔

ٹھیک ہے۔بی بی جی اصل میں میری بیٹی کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے تو آج مجھے" گھر جانا ہے۔آپ لوگ اکیلے رہ لو گے۔"رقیہ مہینے بعد اپنی بیٹی کے گھر چکر لگایا کرتی تھی۔اس کے میاں کا انتقال کافی سال پہلے ہو گیا تھا۔اس کی صرف ایک ہی بیٹی تھی۔شادی شدہ،اس کے علاوہ رقیہ کا کے خاندان میں کوئی نہیں تھا۔وہ رومانہ کیانی کے گھر پہ ہی سرونٹ کوارٹر میں رہتی تھیں۔

ٹھیک ہے۔آپ چلی جائیں۔اکرم بابا کو بولیں آپ کو ٹیکسی کروا دیتے ہیں۔"" علوینہ کہتی ہوئی اوپر آگئی۔زنجبیل بیڈ پہ اوندھی ہو کر لیٹی ہوئی تھی۔علوینہ کمرے میں داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کہاں چلی گئی تھی؟"زنجبیل نے اسی پوزیشن میں لیٹے ہوئے پوچھا۔"

رومانہ دادو اپنے کسی رشتہ دار کی طرف گئی ہیں۔اور رقیہ آنٹی کو گھر جانا تھا۔تو آج" ہم دونوں گھر پہ اکیلے ہیں۔"علوینہ نے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بتایا۔

واٹ !اکرم بابا تو گھر پہ ہی ہے نہ۔"زنجبیل نے حیرت سے علوینہ کی جانب" دیکھا۔

نہیں اکرم بابا تو جا چکے ہیں۔ان کی ڈیوٹی تو گیارہ بجے تک ہوتی ہے۔"علوینہ نے" موبائل آن کرتے ہوئے کشن گود میں رکھا۔

صحیح ہو گیا بھئی۔رات کو کوئی بھوت ووت آ گیا تو۔۔۔"زنجبیل نے عجیب سوال" کیا۔

اب تم بھوتوں پہ یقین رکھتی ہو۔خیر رکھتی بھی کیسے نہیں،تمہارا خاندان جو" ہے۔"انگلیاں فون پہ چل رہی تھیں۔جب باہر بیل بجنے کی آواز آئی۔

اس ٹائم کون آ گیا ہے؟"زنجبیل نے علوینہ کی طرف دیکھا۔

کیا پتہ تمہارا کوئی رشتہ دار ہو۔آو دیکھ کر آتے ہیں۔"علوینہ پیروں میں چپل" اڑستی ہوئی کمرے سے نکلی۔زنجبیل بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر نکلی۔وہ سیڑھیاں اتر رہی تھیں۔جب دوبارہ سے بیل بجی۔۔ان دونوں نے شاکی نظروں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

یہ مین ڈور بیل نہیں ہے۔اندر والے دروازے کی بیل ہے۔"زنجبیل نے اس" کی طرف دیکھا۔رات کے بارہ بج رہے تھے۔وہ دونوں سیڑھیوں پہ کھڑی تھیں۔ مین گیٹ تو بند تھا۔"علوینہ نے شاکی نظروں کے ساتھ زنجبیل کی طرف دیکھتے" ہوئے بولا۔

پکا کوئی چور ہے۔"زنجبیل سیڑھیاں اترتے ہوئے بولی۔جس پہ علوینہ نے اسے" گھوری سے نوازا۔

www.novelsclubb.com

میں دروازہ کھولنے لگی ہوں۔ تم کوئی وزنی چیز پکڑو۔"علوینہ اس کو ہدایت دیتی" ہوئی دروازے کی جانب بڑھی۔ زنجبیل نے پاس پڑا واس ہاتھ میں پکڑ لیا۔ بیل ایک بار پھر سے بجی تھی۔

کون ہے ؟"اس نے ڈرتے ہوئے دروازہ کھولا۔ سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا" ۔بلیک ڈریس پینٹ پہ وائٹ ڈریس شرٹ پہنے، کف بازوں تک موڑے ہوئے،اور کوٹ کہنی پہ ٹکایا ہوا تھا۔ کالے بال ایک جانب سے ماتھے پہ آتے تھے۔

آہھھھ ! یہ آپ کیا کر رہی ہیں ؟"زنجبیل اس کے سر پہ واس مارنے لگی تھی" ۔جب وہ چلاتا ہوا پیچھے ہوا۔

کون ہو تم ؟ دیکھو آگے مت بڑھنا ورنہ سر پھاڑ دوں گی تمہارا۔"زنجبیل نے" اسے واس دکھاتے ہوئے ڈرایا۔ اور موارد حیران پریشان ان دو نمونوں کو گھور رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دیکھیں آپ میری بات سنیں۔"اس نے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے ان دونوں کو" پر سکون کرنے کی کوشش کی۔

ہمیں نہیں سننا کچھ بھی۔ شکل سے اچھے خاصے پڑھے لکھے لگتے ہو، شرم نہیں آتی" لوگوں کے گھروں میں گھستے ہوئے۔"علوینہ نے اس کو اوپر سے نیچے تک افسوس سے دیکھا۔

میں آپ کو کہاں سے چور لگ رہا ہوں؟"وہ تنگ آ رہا تھا۔"

واقع لگ تو نہیں رہے۔ پر ہم کیسے تمہارا بھروسہ کر لیں۔ بھائی جاؤ یہاں سے اور" اپنا بیگ بھی لیتے جانا۔ شاید غلط اڈریس پہ آ گئے ہو۔"زنجبیل نے واس کو نیچے کرتے ہوئے بولا۔ جس پہ اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی۔

www.novelsclubb.com

یہ میرے باپ کے باپ کا گھر ہے۔ کوئی مجھے یہاں سے نہیں نکال سکتا۔"اس" نے چبا چبا کر بولا۔ جس پہ ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ایک تو وہ پہلے ہی تھکا ہوا تھا۔ اوپر سے یہ لڑکیاں اس کا ضبط آزمانے پہ تلی ہوئی تھیں۔

کیا کہا؟ زرا دوبارہ کہنا؟"زنجبیل کو ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کون تھا۔"

آپ ہیں کون؟"علوینہ نے اب کی بار صلح جو لہجے میں پوچھا تھا۔"

میں رومانہ کیانی کا پوتا ہوں۔ آپ دونوں کون ہیں اور یہاں کا کر رہی ہیں؟"اب" کی بار اس نے ان دونوں کو سر تا پاؤں گھورتے ہوئے پوچھا۔ جیسے وہ دونوں کوئی خالائی مخلوق ہوں۔

اوہ! ویسے رومانہ دادو نے کبھی بتایا نہیں ان کا اتنا بڑا کوئی پوتا بھی ہے۔"زنجبیل" نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہم کیسے مان لیں کہ پ رومانہ دادو کے پوتے ہیں۔ کوئی پروف۔"اب کی بار" علوینہ بولی تھی۔ جس پہ اس نے اپنے والٹ سے آئی ڈی کارڈ نکال کر دکھایا تھا۔

عفیف سلیمان کیانی۔

آہ! آپ سلیمان انکل کے بیٹے ہیں۔ جو نیو یارک میں رہتے ہیں۔"زنجبیل نے" حیرانی سے اس کی جانب دیکھا۔

جی ہاں! اگر اب آپ کی تفتیش ختم ہو گئی ہو تو میں اندر آجاوں۔"اس نے تپتے" ہوئے کہا۔ جس پہ وہ دونوں فورا دروازہ چھوڑتی سائیڈ پہ ہو گئیں۔

وہ بیگ گھسیٹتا ہوا اندر داخل ہوا۔اور صوفے کی پشت پہ کوٹ رکھا اور ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا ہوا صوفے پہ بیٹھ گیا۔

دادو کہاں پہ ہیں؟"اس نے ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے ان دونوں سے پوچھا۔وہ" دونوں ابھی تک وہیں کھڑی اس کو گھورنے میں مصروف تھیں۔

وہ کسی رشتہ دار کے گھر گئی ہیں۔"زنجبیل نے اسے بتایا۔علوینہ اس کے کان میں" کچھ کہتی ہوئی کچن کی جانب بڑھی۔اور زنجبیل اس کے سامنے والے صوفے پہ براجمان ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کون ہیں؟"عفیف نے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے ہوئے" اپنا سوال دھرایا۔

"میں زنجبیل بیگ ہوں۔انکل سلیمان کے دوست تیمور بیگ کی بیٹی اور یہ میرے دوست ہے علوینہ مجتبیٰ۔ہم دونوں یہیں پر رہتے ہیں۔"زنجبیل نے علوینہ کی جانب اشارہ کیا۔جو پانی کا گلاس تھامے لاونج کی جانب آرہی تھی۔علوینہ نے پانی کا گلاس اس کے سامنے رکھا۔اور خود زنجبیل کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

"لال بیگ! یہ کہاں سے آگیا ہے؟اوپر سے رومانہ دادو بھی گھر نہیں ہیں۔"علوینہ اس کے کان میں گھسی تھی۔

"مجھے کیا پتہ؟لگتا ہے رہنے آیا ہے۔کھانے وغیرہ کا پوچھ لیتے ہیں۔بیچارہ لمبی فلائٹ سے آیا ہے۔"زنجبیل نے اس کی جانب جھکتے ہوئے کہا۔اور پھر سیدھی ہو کر عفیف کی جانب متوجہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کے لیے کھانا لگادیں؟"زنجبیل نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے انکار کیا۔جب وہ مسکراتا تھا تو آنکھیں بھی مسکراتی تھیں۔

کھانا نہیں کھانا تو چائے یا کافی لے لیں۔"علوینہ نے مسکراتے ہوئے اس سے"
پوچھا۔ گرے رنگ کے فلیپر اور ٹی شرٹ میں ملبوس، کالے بال شانوں پہ
بکھرے وہ مسکراتے ہوئے اچھی لگ رہی تھی۔

کافی ٹھیک رہے گی۔"وہ کہتا ہوا اٹھنے لگا۔"

آپ گیسٹ روم میں چلیں جائیں۔آپ کا روم ابھی بند ہے۔"علوینہ کی آواز پہ"
واپس مڑا تھا۔

میں اپنا روم صاف کروا چکا ہوں۔رقیہ آنٹی سے اور یہ رہی اس کی چابی۔"اس"
نے چابی جیب سے نکالتے ہوئے دکھائی۔اور اپنا بیگ لیتا سیڑھیاں چڑھنے لگ گیا۔

ہنہ بد تمیز انسان !ایٹیٹیوڈ تو چیک کرو ذرا۔"علوینہ اس کی پشت کو دیکھ کر"
بڑبڑائی۔

ہینڈسم ہے کافی۔"زنجبیل دانت نکالتے ہوئے بولی۔جس پہ علوینہ نے اسے"
چپت رسید کی۔

ہینڈ سم کی بچی اوپر چلو۔اس کو کافی بھی بنا کر دینی ہے۔"علوینہ کہتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔کمرے کا دروازہ بند تھا۔وہ ایک نظر بند دروازے کو دیکھتی ہوئی کچن کی جانب بڑھ گئی۔

زنجبیل !ایک کام کرو۔سینڈوچ پڑے ہوئے ہیں فریج میں۔وہ بھی اوون میں گرم کردو۔"علوینہ نے کافی کامزہ کپ میں ڈالا۔زنجبیل نے سینڈوچ گرم کرکے پلیٹ میں رکھ دیے۔

یاراب تم خوددے آنا،میری ٹانگوں میں درد ہورہی ہے۔"زنجبیل پلیٹ ٹرے میں رکھتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔علوینہ نے کافی کامگ ٹرے میں رکھا۔پانی کا گلاس اور نیپکن ٹرے میں رکھتے ہوئے کمرے کے دروازے تک پہنچی۔دروازہ ناک کیا۔

www.novelsclubb.com

آجاؤ۔۔"اندر سے اجازت ملنے پہ وہ دروازہ کھولتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔کالے رنگ کے پاجامہ شرٹ میں ملبوس، بال گیلے ہو کر ماتھے پہ چپکے تھے۔اور چہرہ نکھرا نکھرا معلوم ہو رہا تھا۔

یہ کہاں پہ رکھوں؟"علوینہ نے جھجھکتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔"

یہاں میز پہ رکھ دیں۔"اس نے میز کی طرف اشارہ کیا۔تو علوینہ نے فوراٹرے میز پہ رکھ دی۔

کچھ اور چاہیے تو آپ مجھے بتادیں۔"علوینہ نے کنفیوز ہوتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا۔

مجھے پیناڈول مل سکتی ہے۔اور پلیز ایک واٹر باٹل دے جائیں گی۔"اس کا لب و لہجہ خوبصورت تھا۔

جی۔میں ابھی کا دیتی ہوں۔"وہ کہتی ہوئی رو کی نہیں۔کمرے سے نکل گئی۔اس نے کافی کا مگ تھامتے ہوئے ایک گھونٹ بھرا۔

علوینہ نے اسے پیناڈول دی اور پانی کی بوتل میز پہ رکھتی ہوئی جانے لگی۔جب عفیف نے اسے آواز دی۔ جس پہ وہ پیچھے کی جانب مڑی۔

کافی کے لیے بہت شکریہ۔مزے کی تھی۔"اس نے مسکراتے ہوئے علوینہ کو" دیکھا۔

مجھے پتہ ہے، میں کافی اچھی بناتی ہوں۔"وہ اپنی کانچ سے سبز آنکھوں سے اسے" دیکھتے ہوئے مسکرائی۔اور کمرے سے نکل گئی۔اس نے کافی ختم کی۔اور سونے کے لیے بستر درست کیا۔کتنے سالوں بعد وہ اس گھر میں آیا تھا۔بار بار اس کی نظروں کے سامنے اس کی سبز کانچ سی مسکراتی آنکھیں لہرا رہی تھیں۔کتنی پر خلوص تھی نہ وہ، ایک اجنبی کے لیے اتنا تکلف کر دینے والی۔نا جانے کب اس پہ نیند کی دیوی مہربان ہوئی۔

www.novelsclubb.com